۴

ربیع الثانی

۱۴۱۹ھ

اگست

۱۹۹۸ء

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

وانك لعلى خلق عظيم

ماہنامہ لولاک ملتان

بیاد مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

شمارہ ۲/۴ ۳۵

قیمت فی شمارہ ۱۰/ روپے
سالانہ ۱۰۰/ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰/ روپے پاکستانی

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ
صاحبزادہ حافظ محمد عابد ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد
مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی
مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا احمد بخش
مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین
مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال
مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان

☎ 061 514122
Fex : 061 542277

ناشر:۔ صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت:۔ جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

اس شمارے میں

کراچی میں اندھیر گردی ۔۔۔۔۔ اداریہ ۔۔۔۔۔ ۳
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ۔۔۔۔۔ اعجاز احمد ۔۔۔۔۔ ۷
عقیدہ ختم نبوت ۔۔۔۔۔ مولانا لال حسین اخترؒ ۔۔۔۔۔ ۱۲
العرف الوردی فی اخبار المہدی ۔۔۔۔۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ ۔۔۔۔۔ ۱۹
حیات عیسیٰ علیہ السلام ۔۔۔۔۔ ایچ ساجد اعوان ۔۔۔۔۔ ۲۵
قادیانی شبہات کے جوابات ۔۔۔۔۔ ادارہ ۔۔۔۔۔ ۳۵
سید نفیس شاہ صاحب فرماتے ہیں ۔۔۔۔۔ مولانا اللہ وسایا ۔۔۔۔۔ ۳۸
صحاح ستہ کی اہمیت ۔۔۔۔۔ ڈاکٹر لیاقت علی خان ۔۔۔۔۔ ۴۱
خوفناک انکشاف ۔۔۔۔۔ مولانا اللہ وسایا ۔۔۔۔۔ ۴۴
جماعتی سرگرمیاں ۔۔۔۔۔ ادارہ ۔۔۔۔۔ ۴۷
تبصرہ کتب ۔۔۔۔۔ ادارہ ۔۔۔۔۔ ۵۴
خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔۔۔۔۔ نعت ۔۔۔۔۔ ۵۵

اداریہ

کراچی میں اندھیر گردی

عروس البلاد کراچی میں ایک مرتبہ پھر اندھیر گردی چھاگئی ہے۔ جس کے باعث اس شہر کی روشنیاں ماند پڑ گئی ہیں۔ دہشت گردی اور خون ریزی کا ایک نیا سلسلہ چل نکلا ہے۔ انسانوں کے خون سے ہولی کا کھیل جاری ہے۔ روزانہ دس بارہ انسانی زندگی کے چراغ گل ہوجاتے ہیں۔ کراچی میں امن وامان کا مسئلہ سنگین صورتحال اختیار کرگیا ہے۔ دہشت گردی وقتی طور پر تو رک جاتی ہے لیکن پھر اچانک قتل وغارت کا بازار گرم ہوجاتا ہے۔ سڑکوں' چوکوں' چوراہوں میں بہتا انسانی خون مہذب اور اسلامی معاشرہ کے لئے ایک سوال بن گیا ہے۔

کراچی میں ہونے والی قتل وغارت اور دہشت گردی اس حوالہ سے زیادہ افسوس ناک ہے کہ وہاں بھائی بھائی کا گلہ کاٹ رہا ہے۔ ستم ظریفی یہ کہ کوئی فریق اس کی ذمہ داری قبول کرنے کو تیار نہیں۔ اس وقت ایم کیو ایم کے دونوں دھڑے (الطاف گروپ) اور حقیقی گروپ ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں۔ جبکہ حکومت دونوں دھڑوں کو کراچی کی بدامنی' قتل وغارت اور دہشت گردی میں ملوث ہونے کا ذمہ دار قرار دے رہی ہے۔ کبھی کبھار حکومت بیرونی ہاتھ کی کارستانی کا الزام لگا کر شہر کے ناگفتہ حالات سے بری الذمہ ہونے کی ناکام کوشش بھی کرتی ہے۔ اصلاح احوال کے ضمن میں مرکزی سطح پر یا صوبائی حکومت کی جانب سے کوئی ٹھوس یا جرات مندانہ قدم نہیں اٹھایا گیا۔ محض طفل تسلیوں اور اخباری بیانات سے امن قائم نہیں ہوا کرتا۔ جب حکومت کا اپنا سنگاسن ڈول رہا ہو حکومت کیونکر فکر مندی کا مظاہرہ کرسکتی ہے۔ نام نہاد امن کیٹیاں اور نمائشی مذاکرات امن کی بحالی کے ضمن میں کوئی سی حیثیت نہیں رکھتے۔ جب تک اجڑنے والے گھروں اور ان کے دکھوں کا مداوانہ ہو' جن سہاگنوں کے سہاگ قتل کئے جارہے ہیں' جن ماؤں کی گودیں خالی کی جارہی ہیں' جن بہنوں کے نوجوان بھائیوں کو گولیوں سے بھون ڈالا جارہا ہو۔ ان کی آہوں' سسکیوں پر مرہم رکھے بغیر اور انصاف مہیا کئے بغیر کیونکر دائمی امن برقرار رہ سکتا ہے؟ انتقام کی یہ چنگاریاں کیا آنے والے کل میں شعلہ جوالہ نہیں بنیں گی؟۔

حکومت نواز شریف کی ہو یا بے نظیر بھٹو کی ---------- کراچی کا پائیدار اور مستقل امن قصہ پارینہ بنتا جارہا ہے۔ ملکی معیشت کے لحاظ سے کراچی پاکستان کی شہ رگ ہے۔ وطن عزیز کی اقتصادی ترقی'

خوشحالی اور تجارتی فروغ کراچی کا مرہون منت ہے۔ اس لحاظ سے کراچی کا امن وامان غیر معمولی نوعیت کا حامل ہے۔ کراچی امن کا گہوارہ ہوگا تو پورے ملک کی معیشت پر خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کراچی شہر میں دہشت گردی اور خون ریزی ختم کرنے کے لئے موجودہ تشویشناک صورتحال کو سیاسی اور انتظامی طور پر کنٹرول کیا جائے۔ گذشتہ بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں سابق وزیر داخلہ نصیراللہ خان بابر نے حکومتی وسائل اور طاقت کے استعمال کے ذریعہ کراچی کے حالات کو کنٹرول کرلیا تھا۔ جس پر بعض سیاسی حلقوں کی جانب سے روا رکھی گئی سختی کو سراہا گیا تھا۔ سابق وزیر داخلہ کا اب بھی دعوی ہے کہ وہ کراچی کی صورتحال کو دو ہفتوں میں کنٹرول کرسکتے ہیں۔ ایک فوجی طاقت کی زبان میں بات کرتا ہے لیکن ہر جگہ طاقت کے استعمال سے یکساں نتائج برآمد نہیں ہوتے۔ ماضی گواہ ہے کہ مشرقی پاکستان میں ہم نے یہی غلطی کی تھی۔ جس کا خمیازہ سقوط ڈھاکہ کی صورت میں بھگتنا پڑا تھا۔ ایٹمی دھماکوں کے بعد پاکستان کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے اور علیحدگی پسند عناصر کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی میں بعض پس پردہ طاقتیں غیر معمولی طور پر سرگرم عمل ہیں۔ ایسے حالات میں نیٹ ورک کی ضرورت ہے۔ سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے حکمت اور تدبر سے کام لیا جانا چاہیے۔ بلا جواز طاقت کے استعمال سے وقتی طور پر تو امن قائم کیا جاسکتا ہے لیکن پائیدار اور مستقل بنیاد پر امن قائم رکھنے کے لئے حقیقی مسائل کا حل کرنا نہایت ضروری ہے۔ ویسے بھی سیاسی مسائل کو سیاسی طور پر حل کیا جانا بہتر ہے۔

ایم کیو ایم بلاشبہ کراچی میں ایک طاقت بن کر ابھری ہے لیکن اس جماعت کا المیہ یہ ہے کہ اس کی بنیاد لسانی تعصب پر رکھی گئی ہے۔ نتیجۃً وہ ایک مخصوص جماعت کی حیثیت اختیار کرگئی ہے۔ اس کی قیادت نے اسے قومی وملکی سطح پر منظم کرنے کی بجائے حکومتوں پر اثر انداز ہونے والے پریشر گروپ کی صورت میں چلایا ہے۔ اسی صورت میں جب کوئی جماعت حکومتی اکھاڑ پچھاڑ یا اقتدار کی حصہ داری میں کوئی ساکردار ادا کرنے کی اہلیت رکھتی ہے تو عملاً ”سیاسی بلیک میلنگ کی راہیں ہموار ہوجاتی ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ہماری علاقائی اور صوبائی سطح کی بعض جماعتوں نے جنہیں عام انتخابات میں ان کی توقع کے برعکس ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اپنے آپ کو قومی دھارے میں شامل نہیں کیا۔ ان کا مقصد بھی یہی ہے کہ پریشر گروپ بنا کر سیاسی خلا سے فائدہ اٹھایا جائے۔ ایم کیو ایم نے ایک موثر پریشر گروپ کے طور پر اب تک پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ دونوں سیاسی جماعتوں کے ساتھ اتحاد کیا۔ حکومتی شراکت اختیار کی۔ ایم کیو ایم سندھ میں ۵۰ فیصد، پورے صوبہ میں ۲۸ فیصد کی حصہ دار ہے۔ اب صورتحال یہ ہے کہ جب سے ایم کیو ایم دو واضح دھڑوں میں تقسیم ہوئی ہے باہمی کشیدگی، تصادم، اور انتقامی سیاست نے کراچی کا امن تہ وبالا کرکے رکھ دیا ہے۔ دونوں گروپ ایک

دوسرے کو دہشت گرد قرار دے رہے ہیں۔ ایم کیو ایم (الطاف گروپ) اپنے آپ کو سندھ کی بڑی سیاسی جماعت قرار دیتی ہے اور کراچی سمیت صوبہ سندھ کے شہری علاقوں میں اس کا اثر ورسوخ بھی ہے۔ اس کے بارے میں الزام لگایا جاتا ہے کہ اس کی صفوں میں دہشت گرد گھسے ہوئے ہیں۔ جنہیں الطاف حسین کی سرپرستی حاصل ہے۔ ان حالات میں حکومت کو واضح پالیسی اختیار کرنی چاہیے۔ بعض سیاسی حلقوں کی جانب سے الزام عائد کیا جاتا ہے کہ جب ایم کیو ایم برسر اقتدار آتی ہے تو اپنے حریفوں کو کچلنے میں سرگرم عمل ہوجاتی ہے۔ انتقامی کاروائیاں اور قتل وغارت شروع ہوجاتی ہے۔ اقتدار سے محرومی کی صورت میں کراچی میں امن قائم رہتا ہے۔ ۹۳۔۱۹۹۰ء میں ایم کیو ایم حکومت کی اتحادی تھی۔ کراچی میں وسیع پیمانے پر خون ریزی ہوئی۔ بالا آخر حکومت کو سخت ایکشن لینا پڑا۔ ایم کیو ایم ایک دفعہ پھر حکومت کی حلیف ہے۔ اگر بطور اتحادی یہ جماعت اپنا اعتماد بحال کرے تو اسے حکومتی فیصلوں میں شریک کیا جاسکتا ہے۔ بصورت دیگر راستے جدا جدا ہیں۔ حکومت اپنے وسائل اور ذرائع سے یقیناً" معلومات رکھتی ہوگی۔ اگر ایم کیو ایم دہشت گردی میں ملوث ہے اور اس کے بیرونی رابطوں کی تصدیق بھی ہوئی ہے تو پھر یہ جماعت کسی رعایت کی مستحق نہیں۔ حکومت کو آہنی ہاتھ ڈالنا چاہیے۔ سٹیٹ پاور استعمال کرکے کراچی کا امن وامان بحال کرنا چاہیے۔ ایٹمی دھماکوں کے بعد کراچی میں قتل وغارت اور امن وامان کا مسئلہ کشمیر کاز کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ایٹمی دھماکوں کے بعد بھارت پہلی دفعہ سنجیدگی کے ساتھ مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کے لئے آمادہ ہوا ہے۔

مذہبی نکتہ نظر سے ایک مسلمان کے ہاتھوں دوسرے مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں۔ یہ بھیانک دن ہمیں دین سے دوری کے باعث دیکھنا پڑے۔ ہم نے کلمہ تو پڑھا لیکن پیغمبر اسلام ﷺ کی تعلیمات سے روگردانی اختیار کی۔ اسلام' رواداری' صبر وتحمل' ایثار وقربانی کے علاوہ ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری کا سبق بھی دیتا ہے۔ کراچی میں سفاکی اور بربریت کا کھیل کھیلنے والے سوچیں کہ وہ ایک دوسرے کے گلے کیوں کاٹ رہے ہیں؟ کیوں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں؟ کلمہ گو مسلمان ہونے کے ناطے وہ کیوں خون ناحق میں اپنے ہاتھ رنگ رہے ہیں؟ مسلمانوں کو اتنا نقصان غیر مسلم دشمنوں نے نہیں پہنچایا جتنا مسلمانوں نے خود اپنے ہاتھوں سے نقصان اٹھایا ہے۔ آزادی کی جدوجہد کی تاریخ پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ پاکستان ہم نے کتنی قربانیوں سے حاصل کیا تھا۔ آیئے ہم سب آزادی کے ان جذبوں اور قربانی کی تاریخ کو اپنے ہاتھوں برباد ہونے سے بچائیں۔ حکمرانوں کی آنکھیں بھی اب کھل جانی چاہئیں۔ جب تک یہاں خلافت راشدہ کا نظام نافذ نہیں کیا جاتا حقیقی امن وامان' دائمی خوشحالی اور خیروبرکات سے دامن نہیں بھرے جاسکتے۔ وزیر اعظم کو قدرت نے دوسرا سنہری موقع دیا ہے' مینڈیٹ بھی ہے' صدر صاحب بھی دین دار ہیں۔ اگر انہوں نے یہ موقع گنوادیا ۔۔۔۔۔۔ تو پھر قدرت بھی روز روز مواقع نہیں دیا کرتی۔

حضرت مولانا قطب الدین کا وصال

بہاولنگر جامع مسجد کے خطیب' جامع العلوم عید گاہ بہاولنگر کے شیخ الحدیث' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے امیر' ممتاز عالم دین بزرگ راہنما حضرت مولانا قطب الدین اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال فرماگئے۔ بہاولنگر سے آپ کو چودھوان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان آبائی گاؤں میں لے جاکر سپرد خاک کیا گیا۔ دونوں جگہ مثالی اور تاریخی جنازے ہوئے۔ حضرت مولانا مفتی عطاء اللہ صاحب اس علاقہ کے ممتاز عالم دین تھے۔ مولانا قطب الدین ان کے جانشین تھے' خانقاہ سراجیہ سے آپ کا روحانی تعلق تھا۔ بے نفس درویش منش فرشتہ سیرت اسلاف کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ مرحوم کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے بظاہر پر ہونا ناممکن سی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے مالامال فرمائیں۔

حضرت مولانا محمد ادریس انصاری کا سانحہ ارتحال

خانقاہ غفوریہ صادق آباد کے بانی حضرت مولانا محمد ادریس انصاری کا گذشتہ دنوں صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں وصال ہوگیا۔ حضرت مولانا محمد ادریس انصاری حضرت مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ قدرت نے آپ سے دین کا بہت بڑا کام لیا۔ تصوف' حدیث' اصلاح معاشرہ' عقائد' واعمال پر کئی کتابوں کی مصنف تھے۔ بلاشبہ ہزارہا لوگوں نے آپ سے تعلق قائم کرکے خدا شناسی سیکھی۔ اب ان کے جانشین ان کے صاحبزادہ صاحب ہیں۔ اپنے والد صاحب کی طرح اس مسند ایثار کو سینے سے لگاکر بیٹھے ہیں۔ اللہ رب العزت حضرت مرحوم کی مغفرت فرمائیں' اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔

محترم نعیم بھائی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مخلص' انتھک' محنتی' بے لوث' رہنما جناب نعیم بھائی کے والد گرامی کا پچھلے دنوں وصال ہوگیا۔ اللہ رب العزت حضرت مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ نعیم بھائی صاحب سمیت تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے نوازیں۔ مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے دفتر مرکزیہ ملتان کے مدرسہ اور مسلم کالونی صدیق آباد میں ختم قرآن کا اہتمام کیا گیا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ اور دوسرے بزرگ راہنماؤں نے نعیم بھائی کے گھر جاکر تعزیت کی۔ نعیم بھائی کے والد صاحب کا وصال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام متعلقین کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ تمام جماعتی رفقاء سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

سید عطاء المحسن شاہ بخاری کو صدمہ

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری مدظلہ کی اہلیہ محترمہ طویل علالت کے بعد گذشتہ ہفتہ قضائے الٰہی سے انتقال فرماگئیں۔ مرحومہ بہت ہی صابرہ' شاکرہ' زاہدہ خاتون تھیں۔ ان کی وفات خانوادہ بخاری کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' مرکزی ناظم اعلیٰ

بقیہ صفحہ ۴۶ پر

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ

تحریر: اعجاز احمد

کالیواس نے انسانی حسن کی تصویر کھینچتے ہوئے کائنات کی جن تصوری اور منظری خوبصورتیوں کو یکجا کیا ہے ان تمام خوبصورتیوں کا مرقع شاہ جی ؒ کی خطابت تھی۔ رعد کی گونج' بادل کی گرج' ہوا کا خراٹا' فضا کا سناٹا' صبح کا اجالا' ریشم کی جھلملاہٹ' ہوا کی سرسراہٹ' گلاب کی مہک' سبزے کی لہک' آبشار کا بہاؤ' شاخوں کا جھکاؤ' طوفان کی کڑک' سمندروں کا خروش' پہاڑوں کی سنجیدگی' صبا کی چال' اوس کا نم' چنبیلی کا پیرہن' تلوار کا لہجہ' بانسری کی دھن' عشق کا بانکپن' حسن کا اغماض اور کہکشاں کی مسجع و مقفع عبارتیں انسانی آواز میں ڈھلتے ہی خطابت کی جو صورت اختیار کرتی ہیں اس کا جیتا جاگتا نمونہ شاہ جی ؒ کی ذات تھی۔ اقلیم خطابت کا تاجدار تحریک ختم نبوت کا روح رواں سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ یکم ربیع الاول ۱۳۱۰ھ بمطابق ۲۳ ستمبر ۱۸۹۲ء بروز جمعتہ المبارک پٹنہ (بہار) میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت حسن ؓ اور غوث اعظم ؒ کی اولاد میں سے تھے۔ ننھیالی طرف سے حضرت خواجہ باقی باللہ ؒ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کی والدہ کی جلد وفات ہوگئی پھر پھوپھی نے امرتسر لا کر پرورش کی۔ آپ نے عبدالحمید کاشمیری ؒ' مفتی غلام سرور ؒ' مفتی محمد حسن ؒ' مولانا حبیب الرحمن سے مذہبی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۱۹ء میں سانحہ جلیانوالہ رونما ہوا تو آپ سیاست کی وادی پر خار میں اترے اور پھر آزادی وطن اور انگریزی حکومت کے خاتمے کو اپنا نصب العین اور مشن بنالیا۔ اسی مشن کی خاطر دس برس زندانوں میں گزار دیئے' اسی لئے حبیب جالب کہتا ہے۔

تجھ سے پہلے عام کہاں تھی دار و رسن کی بات
چاروں طرف چھائی ہوئی تھی محکومی کی رات
اپنے بھی تھے ظلم پہ مائل بیگانوں کے ساتھ
آگے بڑھ کر بدل دی تو نے ہم سب کی تقدیر

آزادی کی خاطر آپ کو اپنی زندگی کے قیمتی ماہ و سال جیل میں گزارنے پڑے۔ آپ نے ۹ سال ۱۱ ماہ اور ۱۹ دن قید کاٹی۔ میانوالی' بوسٹل روہتک' علی پور' ڈم ڈم' دہلی' ملتان' سکھر' راولپنڈی' اور دیگر کئی جیلوں میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

۱۹۲۷ء میں راجپال ملعون نے "رنگیلا رسول" نامی کتاب شائع کی تو برصغیر کے مسلمان سراپا احتجاج بن گئے۔ شاہ جیؒ نے احاطہ شاہ غوث لاہور میں خطاب کیا تو ان کی تقریر سے متاثر ہو کر غازی علم الدینؒ نے راجپال کو جہنم واصل کر دیا۔ ۱۹۲۹ء میں شاہ جیؒ نے مجلس احرار اسلام کی بنیاد ڈالی۔ مجلس احرار حریت پسندوں کا وہ قافلہ تھا جس میں چوہدری افضل حق، ماسٹر تاج الدین انصاری، شیخ حسام الدین، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد علی جالندھری، آغا شورش کشمیری، جانباز مرزا، مولانا گل شیر شہیدؒ احرار کی مالا کے وہ موتی تھے جن کی چمک سے صدیوں تک تاریخ کا چہرہ تابناک رہے گا۔ شاہ جیؒ اور ان کے ساتھیوں نے آزادی کی خاطر بے تحاشا قربانیاں دیں۔ شاہ جیؒ کی تقاریر انگریزی سامراج کے قلعوں میں شگاف کرتی تھیں۔ فرمایا :

" میں ان کتوں کو پراٹھے کھلانے کو تیار ہوں جو صاحب بہادر پر بھونکیں، میں ان چیونٹیوں کو شکر کھلانے کو تیار ہوں جو انگریزوں کو کاٹ کھائیں، میں ان سوروں کا ریوڑ چرانے کو تیار ہوں جو برٹش امپیریلزم کی کھیتی کو اجاڑ دیں۔ " ایک مرتبہ فرمایا :

" انگریز کی فطرت کا خمیر سانپ کے زہر سے اٹھایا گیا ہے اور اپنی غذا کے لئے اسے انسانی خون کی جو چاٹ پڑی ہوئی ہے بڑی مشکل سے چھوٹے گی۔ "

شاہ جیؒ اور ان کے رفقاء کی قربانیاں رنگ لائیں اور اس بطل حریت کی للکار سے برصغیر میں انگریزی سامراج کا سورج ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا اور ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو مسلمانان برصغیر کو آزادی مل گئی ------ بلاشبہ آزادی کی خاطر سب سے زیادہ قربانیاں مجلس احرار نے دیں مگر بعد میں صرف مسلم لیگ سے مخالفت کی بنا پر شاہ جیؒ کے کارناموں کو بھلا دیا گیا۔ تحریک پاکستان کے عروج کے زمانے میں شاہ جیؒ سندھ سے لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ رحیم یار خان سے مسلم لیگی منشی عبدالحمید ٹرین میں سوار ہوئے۔ شاہ جیؒ سے بات چیت اور تعارف ہوا تو منشی عبدالحمید نے طنز سے کہا کہ " شاہ جی آپ نے عمر بھر قیدیں کاٹیں مگر انگریز کو ہندوستان سے نہ نکال سکے " یہ سن کر شاہ جیؒ مسکرائے اور سودا کی یہ رباعی پڑھی۔

سودا قمار عشق میں خسرو سے کوہکن
بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا
کس منہ سے اپنے آپ کو کہتا ہے عشق باز
اے روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا

یہ سن کر منشی جی ندامت سے چپ ہو گئے ------ اپنی جدوجہد کے متعلق لاہور میں کہا :

" لاہوریو ! میں تم سے خوب واقف ہوں' تقریر تم میری سنتے ہو اور ووٹ مسلم لیگ کو دیتے ہو' بری تقریر پر تعریف کے ڈونگرے برساتے ہو اور کہہ اٹھتے ہو واہ اور جب میں پابند سلاسل کیا جاتا ہوں تو تم کہتے ہو' آہ۔ اس آہ اور واہ میں میں ہوگیا تباہ۔ (لیکن اتنا ضرور ہوا کہ ہماری آہوں اور جہد مسلسل سے کتنوں کے مقدر سنور گئے) گویا "

جو ہم پہ گزری سو گزری مگر شب ہجراں
ہمارے اشک تیری عاقبت سنوار چلے

امیر شریعت ؒ کی جدوجہد اور مشن کا دوسرا میدان ختم نبوت کا تحفظ تھا۔ انگریز کے خود کاشتہ پودے قادیانیت کے لئے بھی آپ ہمیشہ شمشیر برہنہ رہے۔ مجلس احرار میں تحفظ ختم نبوت کے لئے شعبہ تبلیغ قائم کیا۔ ۱۹۳۴ء کو قادیان میں کانفرنس منعقد کی اور وہاں آپ نے مرزائیت کا کفر آشکارہ کیا اور فرمایا :

" قادیانی برطانیہ کے دم کٹے کتے ہیں۔ یہ ہمارا مقابلہ نہیں کرسکتے اور مرزائیو ہوش میں آجاؤ' تمہاری طاقت پیشاب کی جھاگ جتنی بھی نہیں جو پرائمری میں فیل ہوجاتے ہیں' نبی بن جاتے ہیں۔ مسیح کی بھیڑو تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا اور جس سے اب سابقہ پڑا ہے یہ مجلس احرار ہے جس نے تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کردینا ہے۔ "

قیام پاکستان کے بعد شاہ جی ؒ نے مجلس احرار کی سیاسی حیثیت ختم کرکے اسے تبلیغ اسلام کے لئے وقف کردیا۔ ظفراللہ قادیانی کا وزیر خارجہ بننا' ربوہ کی خود مختارانہ حیثیت' قادیانی ریشہ دوانیاں یہ سب کچھ دیکھ کر آپ خاموش نہ رہ سکے اور آل پارٹیز مجلس عمل قائم کی۔ جس کے سربراہ مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری تھے۔ ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی اور مجلس عمل نے اپنے مطالبات حکومت کے سامنے پیش کئے مگر حکومت نے عوامی مطالبات رد کردیئے اور عشق رسالت کے پروانوں کو تہ تیغ کیا۔ لاہور شہر میں مارشل لاء نافذ کیا گیا۔ لاہور میں ۱۰ ہزار مسلمان شہید کئے گئے۔ درندہ صفت حکمرانوں نے ہلاکو اور چنگیز کے مظالم کو دھرایا۔ شاہ جی ؒ سمیت تمام قائدین کو قید کردیا گیا۔ ۱۹۵۴ء میں رہائی ہوئی۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۵۴ء کو آپ نے مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کی۔ شاہ جی ؒ کو اس کا صدر (امیر) اور مولانا محمد علی جالندھری ؒ کو جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ شاہ جی ؒ کی زندگی میں قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیا جاسکا' مگر بعد میں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ شاہ جی ؒ کی آرزو پس مرگ پوری ہوئی۔ شاہ جی ؒ کی قائم کردہ جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت آج پوری دنیا میں عقیدہ ختم نبوت کا پرچم لہرا رہی ہے اور ہر جگہ قادیانیت کا کامیاب تعاقب کر رہی ہے۔

شاہ جی ؒ اپنے دور کے عظیم ترین خطیب تھے۔ اردو زبان جب سے معرض وجود میں آئی ہے اس زبان میں شاہ جی ؒ جیسا خطیب پیدا نہ ہو سکا۔ شاہ جی ؒ کا زمانہ وہ زمانہ تھا جب مولانا محمد علی جوہر ؒ، نواب بہادر یار جنگ خان ؒ اور مولانا ابوالکلام آزاد ؒ جیسے زعمائے ملت اپنی خطابت کے پھول بکھیرا کرتے تھے مگر شاہ جی ؒ کی خطابت سب پر بھاری تھی۔ وہ لحن داؤدی میں قرآن پڑھتے تو یوں محسوس ہوتا کہ ابھی قرآن نازل ہو رہا ہے۔ عشاء سے فجر تک مسلسل خطاب کرتے مگر لوگ یکسوئی سے سنتے رہتے۔ ہندو اور سکھ بھی آپ کی خطابت پر سر دھنتے تھے۔ آپ کی خطابت کے متعلق مولانا ظفر علی خان ؒ نے کہا تھا۔

ے کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے
بلبل چہک رہا ہے ریاض رسول ﷺ میں

اور مولانا محمد علی جوہر ؒ نے کہا تھا

ے بخاری عجب تاثیر تیرے بیان میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو تیری زبان میں ہے

جبکہ آغا شورش کشمیری نے کہا

ے خطیب اعظم عرب کا نغمہ عجم کی لے میں سنا رہا ہے
سرچمن چہ چھا رہا ہے، سر وفا مسکرا رہا ہے
میں اس کے چہرے کی مسکراہٹ سے ایسے محسوس کر رہا ہوں
کہ جیسے کوثر پہ شام ہوتے ہی کوئی دیا جھلملا رہا ہے

شاہ جی ؒ نے اپنی مسحور کن خطابت کو آزادی کے حصول اور رد قادیانیت کے لئے استعمال کرتے رہے۔ بہرحال پے درپے گرفتاریوں سے صحت خراب ہوگئی۔ فالج کے کئی حملے ہوئے اور بالا آخر ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء کو وہ سورج غروب ہو گیا جس کی تابانی سے مشرق و مغرب جگمگا رہے تھے۔ آفتاب بھی غم آلود چہرے سے تمام دن اس ماتم میں شریک رہا وہ اپنے ڈھلتے سائے کو کل کے ماتم میں شرکت کے لئے چھوڑ کر مغرب کی چادر میں جا چھپا۔ شفق نے لالہ و گل کا سا لباس پہن لیا۔ اقلیم خطابت کا فرماں روا اپنی تمام تر رعنائیاں سمیٹ کر جہاں بے مروت سے رخ موڑ چکا تھا۔

ے یہ کیسی شام آئی ہے کہ رنگ بھی بدل گیا
جو آفتاب آندھیوں سے لڑ رہا تھا ڈھل گیا
جہاں میں تیری ہوئی، عدم میں روشنی ہوئی

ادھر چراغ گل ہوا ' ادھر چراغ جل گیا
ملت کو جس امیر پر لاریب فخر وناز تھا
دست اجل کا آج اس پہ آہ ' وار چل گیا

اگلے روز نماز جناہ ہوئی تو ملک بھر سے لاکھوں عقیدت مندوں کا سیلاب امنڈ آیا۔ باغ لانگے خان جلال باقری ملتان میں آپ کو سپرد خاک کردیا گیا۔ یہ وہی قبرستان ہے جہاں فاتح سندھ محمد بن قاسمؒ کے رفقاء مدفون ہیں۔ گویا مجاہدین قرن اولی میں یہ مجاہد بھی دفن ہوگیا۔ اسی لئے جانباز مرزا ملتان کی سرزمین سے یوں مخاطب ہوتے ہیں۔

پاک رہنا چاہئے محشر تلک تیرا ضمیر
سو رہا ہے تیرے دامن میں شریعت کا امیرؒ

شاہ جیؒ سے اگر ہمیں عقیدت و محبت کا دعویٰ ہے تو ہمیں شاہ جیؒ کی اس وصیت کو نہیں بھولنا چاہئے جو ۱۱ اپریل ۱۹۵۴ء کو انہوں نے کی۔ فرمایا :

" مذہب کا دارومدار صرف اور صرف مسئلہ ختم نبوت پر ہے۔ یہ مسئلہ اگر اپنی چودہ صد سالہ جگہ سے ہل جائے تو اسلام کی تمام عمارت دھڑام سے زمین پر آرہے گی۔ اس لئے میری وصیت اور آخری وصیت ہے کہ اس اصول دین کی حفاظت کی جائے اور اس کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کیا جائے۔ "

تقریب ختم قرآن مجید

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے مدرسہ ختم نبوت کے طالب علم اور مولانا خدا بخش شجاع آبادی کے صاحبزادے محمد عثمان کے ختم قرآن مجید کی تقریب ۲۳ جولائی ۱۹۹۸ء منعقد ہوئی۔ آخری سورتیں حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب نے سنیں۔ اس مبارک تقریب میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' مولانا بشیر احمد صاحب' حاجی محمد طفیل صاحب' جاوید احمد مغل صاحب' مولانا عزیز الرحمن ثانی' مولانا خدا بخش مبلغ ختم نبوت نے شرکت کی۔ حضرت قبلہ مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب نے آخر میں دعا کرائی اور اس طرح یہ مبارک تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

عقیدہ ختم نبوت

تقریر

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر ؒ کے مسودہ جات سے مسئلہ ختم نبوت پر خالصتاً" ایک علمی' جامع اور مختصر تقریر حضرت مولانا لال حسین اختر ؒ کی دستیاب ہوئی ہے۔ جو حضرت مولانا عبدالجبار ابوہری ؒ کی ضبط کردہ معلوم ہوتی ہے۔ قارئین کرام کی ضیافت طبع کے لئے پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا !

حضرات ! عقیدہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا اور جس طرح اللہ اپنی الوہیت میں وحدہ لاشریک ہیں' نبی کریم ﷺ بھی اپنی رسالت میں وحدہ لاشریک ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ : " بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله الخ ۔ "پہلی چیز جو فرمائی گئی وہ کلمہ شہادت ہے جس کے دو حصے ہیں" توحید و رسالت " دونوں حصوں پر ایمان لانا نہایت ضروری ہے۔ صرف توحید پر ایمان ہو' رسالت پر ایمان نہ ہو تو دائرہ اسلام سے خارج' اسی طرح توحید و رسالت دونوں پر ایمان ہو پر ختم رسالت پر ایمان نہ ہو تو بھی دائرہ اسلام سے خارج۔ مسئلہ ختم نبوت بہت اہم مسئلہ ہے جس کے بغیر دین مکمل ہو ہی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ صدیق اکبر ؓ نے سب سے پہلے اسی مسئلہ کی طرف توجہ فرمائی اور ہزاروں صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور انسانوں کی رشد وہدایت کے لئے ان کو نبی بنایا۔ نیز آدم علیہ السلام کی اولاد میں سلسلہ نبوت جاری کیا اور اس سلسلہ کو حضور ﷺ پر ختم فرمادیا۔

چونکہ حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کو نہیں آنا تھا اس لئے حضور ﷺ نے اسلام میں قیامت تک برپا ہونے والے فتنوں کی خبر دے دی۔ تاکہ امت مسلمہ ان سے خبردار رہے۔ چنانچہ ایک عظیم فتنہ کے متعلق خبر دیتے ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا : " سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی ۔ "یعنی میری امت میں تیس بڑے کذاب ہوں گے جن کی علامت

یہ ہوگی کہ امتی ہوتے ہوئے بھی دعویٰ نبوت کریں گے۔ یاد رکھئے کہ حضور ﷺ نے جن کے متعلق دجال کا لفظ استعمال فرمایا ہے ہم ان کے دجل و فریب کا اندازہ ہرگز ہرگز نہیں کرسکتے۔

ایمان یہ ہے کہ سورج اور چاند بے نور ہوسکتے ہیں‘ زمین و آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوسکتے ہیں‘ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتے ہیں۔ ہر چیز بدل سکتی ہے لیکن نبی کے فرمان میں کسی قسم کا کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان بھی وحی الٰہی سے ہوتا ہے: ” وما ینطق عن الھوٰی ۔ “یہ سوال کہ شارح مسلم نے اکمال الاکمال میں تصریح کی ہے کہ تیس دجال جن کی خبر حضور ﷺ نے دی تھی پورے ہوچکے ہیں‘ غلط ہے۔ کیونکہ تیس سے مراد بڑے بڑے دجال ہیں چھوٹے چھوٹے تو ہزاروں گزرے ہیں اور موجود ہیں۔ شارح مسلم نے شاید ہر صغیر و کبیر کو شمار کرکے تیس کی تعداد پوری کی ہے۔ اس لئے شارح بخاری نے فتح الباری میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ ثلثون دجالوں کا مفہوم تیس بڑے دجال ہیں جو کہ قیامت تک آتے رہیں گے۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی تصنیفات انجام آتھم اور ازالہ اوہام وغیرہ میں تصریح کی ہے کہ دجال قیامت تک آئیں گے۔ جب حضور ﷺ نے جھوٹے مدعیان نبوت کی خبر دی۔ اگر کوئی سچا نبی پیدا ہونا ہوتا تو ضرور اس کی خبر دی جاتی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا ارشاد ہے: ” قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لانبی بعدی ۔ “اس لئے نہیں کہ آپ ختم نبوت کی قائل نہیں تھیں۔ بلکہ یہ قول نزول عیسیٰ علیہ السلام کے پیش نظر تھا چنانچہ حضرت ابن عباس ؓ نے تکملہ میں اس کی تصریح کی ہے۔

یہ سوال کہ لانبی بعدی میں لا نفی کمال کے لئے ہے‘ جیساکہ: ” لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب اور لاصلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد “میں اس سے استدلال غلط ہے۔ اس لئے کہ اگر یہ بات تسلیم کرلی جائے تو: ” لاریب فیہ اور لا الٰہ الا اللّٰہ ۔ “میں بھی لا نفی کمال کے لئے ہونا چاہیے۔ یعنی قرآن کے بعد کوئی دوسرا قرآن اور خدا کے بعد کوئی دوسرا خدا ہونا چاہیے۔ حالانکہ اس بات کا کوئی بھی قائل نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ لانبی بعدی میں لا نفی جنس کے لئے ہے اور خود مرزا غلام احمد قادیانی نے ایام صلح وغیرہ میں وضاحت کی ہے کہ لا نفی عام کے لئے ہے جس کا معنی یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔: ” اب لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب یا لاسیف الا ذوالفقار ۔ “یا اس کے امثال میں لا نفی جنس کا مراد نہیں لے سکتے کیونکہ قرائن عقلیہ اور نقلیہ موجود ہیں۔ جس کی وجہ سے ” لا “کو اپنے حقیقی معنی پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے نماز میں فاتحہ کے علاوہ کوئی اور آیت پڑھ لی جائے تو فرضیت ادا ہوجاتی ہے۔ اس طرح حضرت علیؓ کی تلوار کے علاوہ اور بہت سی تلواریں موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان جیسی صورتوں میں لا نفی کمال کا مراد لیا جاتا ہے۔

یہ سوال کہ : " فبأی حدیث بعدہ یومنون ۔ " میں بعد کے معنی مقابلہ کے ہیں۔ یعنی قرآن کے مقابلہ میں اور کوئی کتاب نہیں ہے اسی طرح سے لا نبی بعدی میں بعد کے معنی مقابلہ کے ہیں۔ یعنی حضور ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے مقابلہ و مخالفت میں کوئی نبی نہ ہوگا بلکہ بغیر کسی مخالفت اور مقابلہ کے نبی آسکتے ہیں' غلط ہے۔ کیونکہ بعدہ کے معنی مقابلہ اور مخالفت کی لغت میں نہیں کیے گئے اور فبأی حدیث بعدہ کے معنی مفسرین نے یوں بیان فرمائے ہیں۔ اے بعد کتاب اللہ ! یعنی بعد کے معنی مقابلہ اور مخالفت لینا سراسر غلط ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے : " یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا ۔ " اسی آیات میں حضور ﷺ کو سراج منیر فرمایا گیا ہے۔ سراج کے معنی سورج اور منیر کے معنی روشنی دینے والا۔ مطلب یہ ہوا کہ حضور ﷺ روشنی دینے والے سورج ہیں۔ یعنی جس طرح تمام ملکوں کے لئے ایک مادی سورج ہے اور کوئی دوسرا سورج نہیں اسی طرح تمام عالم روحانیت کے لئے ایک ہی روحانی سورج ہے کوئی دوسرا روحانی سورج نہیں۔

آپ جانتے ہیں رات کو گاؤں گاؤں قریہ قریہ ہر جگہ چراغ روشن کرنے کی ضرورت ہوتی ہے مگر سورج نکلنے کے بعد کسی قسم کے چراغ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ حضور ﷺ سے پہلے کا زمانہ ایسا تھا کہ جیسا رات جہاں ہر جگہ چراغ روشن کرنے کی ضرورت ہوتی تھی اس لئے مختلف اوقات میں انبیاء علیہم السلام کو لوگوں کی طرف بھیجا جاتا رہا ہے۔ حتیٰ کہ حضور ﷺ کے سورج کا طلوع ہوا اور اب کسی قسم کے روحانی چراغ یعنی پیغمبر کی ضرورت باقی نہیں رہی یہی وجہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد حضور ﷺ کے امتی ہوں گے اور خود امام نہیں ہوں گے۔ بلکہ حضرت امام مہدی کے پیچھے مقتدی ہوکر پہلی نماز پڑھیں گے۔

یہ سوال کہ جب حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیوں آئیں گے' غلط ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد قرب قیامت اور قول یہود انا قتلنا المسیح ۔ کی تردید و قتل یہود اور یضع الحرب وغیرہ کے لئے ہوگی۔ یہ سوال کہ سورج کے لئے چاند اور ستاروں کا ہونا لازمی ہے لہٰذا حضور ﷺ جو کہ سورج کی مثال رکھتے ہیں ان کے ستارے صحابہ کرامؓ اور چاند مرزا غلام احمد قادیانی ہے' غلط ہے' کیونکہ یہ چاند تو اس وقت کا ہے جب سے سورج ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی اب آیا ہے۔ نیز چاند سورج کی عدم موجودگی میں ہوتا ہے مگر حضور ﷺ کا سورج تو ہر وقت ہر جگہ طلوع رہتا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں : لنا شمس و للآفاق شمس' وشمسی خیر من شمس السماء ۔ یعنی میرا بھی ایک سورج (حضور ﷺ) ہیں۔ آمد مخلوق کا بھی ایک شمس (سورج) ہے۔ لیکن میرا

سورج مخلوق کے سورج سے ہزار ہا درجے افضل اور برتر ہے۔ اسی کی تشریح میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: افلت شموس الاولین وشمسنا ابدا علی الافق العلی الا تغرب ۔ یعنی دنیا کا سورج ڈوب جاتا ہے اور ہمارے سورج (حضور ﷺ) کو کبھی غروب نہیں ہوتا۔ معلوم ہوا جس طرح حضور ﷺ کے سورج کا کوئی چاند نہیں ستارے بھی نہیں یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو نجوم نہیں فرمایا بلکہ کالنجوم فرمایا ہے۔ یعنی حضور ﷺ کے سورج کی طرف راستہ بتانے والے عین نجوم نہیں فرمایا۔ کیونکہ ستاروں سے راستہ معلوم ہوتا ہے۔ وھم بالنجم یھتدون ۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ نے صراط مستقیم کی تعین کرتے ہوئے فرمایا میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے۔ ان میں صرف ایک جماعت ناجی ہوگی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی جماعت ہوگی۔ فرمایا: " ما انا علیہ واصحابیؓ ۔ " جو میرے اور میرے صحابہؓ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلیں گے۔

اسی آیت میں ایک اور شبہ کا ازالہ دیا گیا' وہ یہ کہ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ حضور ﷺ کی تابعداری اور فیض سے نبوت مل سکتی ہے' غلط ہے۔ کیونکہ سورج برسہا برس سے روشن اور فیض پہنچاتا آرہا ہے۔ لیکن اس کے فیض سے کسی کو بھی یہ نہیں کہا گیا کہ وہ سورج بن گیا ہے تو کیونکر یہ ہو سکتا ہے کہ حضور ﷺ کی تابعداری سے کوئی آدمی نبی بن جائے۔ غرض یہ کہ جس طرح دنیا کے تمام چراغ سورج کی ایک کرن کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ اسی طرح دنیا کے تمام متقی اور صلحا حضور ﷺ کی ایک رکعت اور ایک سجدہ کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ خود حضور ﷺ نے فرمایا: " انا سید ولد آدم ولا فخر ۔ " تمام اولاد آدم کا میں سردار ہوں۔ یہ کوئی فخر کی بات نہیں بلکہ اظہار نعمت مقصود ہے: " ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۔ وکان اللہ بکل شئی علیما ۔ " اس آیت میں ایک دعوی ہے اور ایک دلیل ہے۔ دعوے کو دلیل سے مقدم رکھا گیا ہے۔ یعنی حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں (آخری نبی ہیں) بہت سے دلائل میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ما کان محمد ابا احد ۔ یعنی حضور ﷺ کسی جوان بیٹے کے باپ نہیں ہیں۔

توضیح

جب حضور ﷺ کی نرینہ اولاد کا وصال ہوگیا تو کفار نے یہ شور وغل برپا کیا کہ حضور ﷺ کے بعد آپ کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہا۔ تو اللہ رب العزت نے کفار کو جواب دیا کہ اگرچہ حضور ﷺ کی نسلی اولاد نہیں ہے ولکن رسول اللہ ۔ یعنی حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تمام امت حضور ﷺ کی روحانی اولاد موجود ہے۔ لیکن اسی جملہ سے حضور ﷺ کی فضیلت دوسرے انبیاء کرام پر معلوم نہیں ہوتی کیونکہ انبیاء سابقہ کی

روحانی اولاد کے علاوہ جسمانی اولاد بھی تھی اور بعض کی نسلی اولاد کو نبوت کی نعمت سے بھی سرفراز کیا گیا۔ اس اشکال کو دور کرنے کے لئے فرمایا گیا وخاتم النبیین ۰ یعنی حضور ﷺ کی اگر نرینہ اولاد ہوتی اور حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے باوجود ان کو نبوت نہ ملتی یہ حضور ﷺ کی شان کے خلاف تھی۔ کیونکہ جب انبیاء سابقہ کی اولاد کو نبوت ملی تو حضور ﷺ کی اولاد کو بدرجہ اولیٰ نبوت ملنی چاہیے تھی۔ اس لئے حضور ﷺ کی اولاد کو دنیا میں باقی ہی نہ رکھا گیا تاکہ یہ بات تصور سے بھی ہٹ جائے کہ انبیائے سابقین کی طرح حضور ﷺ کی اولاد کو نبوت ملنی چاہیے اور یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ کے والد محترم کو نبوت نہیں دی گئی یا دوسرے الفاظ میں یوں کہا جائے کہ حضور ﷺ کو کسی نبی کے گھر میں پیدا نہیں فرمایا۔ کیونکہ اس صورت میں حضور ﷺ کو ایک دوسرے نبی کی تابعداری میں چالیس سال تک رہنا پڑتا جو کہ آپ ﷺ کی فضیلت کے خلاف تھی۔ گویا نہ کسی نبی کے گھر پیدا کیا اور نہ آپ ﷺ کی اولاد سے کسی کو نبوت دی گئی۔ آپ ﷺ کی نرینہ اولاد کا بلوغ کو پہنچنے سے قبل وفات پانا ختم نبوت کی وجہ سے ہے۔ لو قضی ان یکون بعد نبی لعاش ابنه ۰ اس پر دال ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: " لو قضی ان یکون بعده نبیا عاش ابنه ابراهیم ولکن لانبی بعده ۰ " یعنی اگر حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنی مقدر ہوتی تو حضور ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم زندگی پاتے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے: " لو کان بعدی نبیا لکان عمر ۰ " یعنی اگر میرے بعد کسی کو نبوت ملنی ہوتی تو حضرت عمرؓ کو ملتی۔ بیٹا ابراہیم زندہ نہ رکھا گیا بوجہ ختم نبوت کے اور حضرت عمرؓ زندہ ہونے کے باوجود نبی نہ بن سکے۔ تو یہ دلیل ہے اس بات کی کہ آپ ﷺ کے بعد کسی شخص کو نبی نہیں بنایا جائے گا۔ ایک مقام پر فرمایا گیا: انت منی بمنزلة هارون ولکن لانبی بعدی ۰ یعنی اے علیؓ تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون موسیٰ کے لئے، جن کو نبوت دی گئی تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

ان جملہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے اگر کسی کو نبوت ملنی ہوتی تو حضور ﷺ کے صاحبزادے ابراہیمؓ، حضرت عمرؓ اور علیؓ کو ضرور ملتی اور ہندوستان میں حضرت سرہندی خواجہ اجمیری، خواجہ شکر گنج کوئی نبی نہ ہوئے۔ لہٰذا یہ امر قطعی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی، کیونکہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

لفظ خاتم کی تحقیق

خاتم بالفتح ہو یا بالکسر ہو اگر جمع کی طرف مضاف ہو تو آخر کے معنی ہوگا۔ جیسا خاتم الشرائع، خاتم

الکتب اور خاتم النبیین میں خاتم آخری شریعت‘ آخری کتاب اور آخری نبی کے معنی ہیں۔

تمبیہ

ختم جہاں بھی استعمال کیا گیا ہے وہاں مطلب یہ ہوتا ہے کہ اندر کی چیز باہر نہ نکل سکے اور باہر کی چیز اندر نہ جاسکے۔ قرآن مجید میں لفظ ختم ”سات“ جگہ استعمال ہوا ہے۔ (۱) ”ختم اللّٰہ علی قلوبہم“ پ ا ‘ ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی ایمان اندر نہیں جاسکتا اور کفر باہر نہیں نکل سکتا۔ (۲) ”فان یشاء یختم علی قلبک“ پ ۲۰ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تیرے دل میں کوئی بات اندر نہ جائے اور دل کی کوئی بات باہر نہ نکلے۔ (۳) ”وختم علی سمعہ وقلبہ“ پ ۲۰ یعنی اسی کے کان اور دل کی یہ حالت ہے کہ اسلام کی کوئی بات نہ سن سکتا ہے نہ سمجھ سکتا ہے اور کفر کی بات نکال نہیں سکتا۔ (۴) ”الیوم نختم علی افواھھم“ پ ۲۳ یعنی قیامت کے دن منکرین کی یہ حالت ہوگی کہ زبان سے اندر کی بات ظاہر نہ کریں گے اور خارج کی چیز داخل نہیں ہوگی۔ (۵) ”یسقون من رحیق مختوم“ پ ۳۰ یعنی بہشتی لوگوں کو ایسی سربند شراب دی جائے گی جس سے نہ کچھ نکالا گیا ہوگا اور نہ ہی خارج سے کسی قسم کا کھوٹ داخل کیا گیا ہوگا۔ (۶) ”وختامہ مسک“ پ ۳۰ یعنی بہشتی شراب کی مہر مسک کستوری سے ہوگی۔ اس کو توڑ کر نہ کوئی چیز نکالی گئی ہوگی نہ داخل کی گئی ہوگی۔ (۷) ”خاتم النبیین“ پ ۲۲ یعنی حضور ﷺ سے پیشتر انبیاء کرام کی فہرست سے کسی کو خارج نہیں کیا جاسکتا اور حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبیوں کی فہرست میں داخل نہیں کیا جاسکتا۔

سوال

جیسا خاتم الفقہا‘ خاتم الشعراء‘ خاتم المحدثین وغیرہ میں خاتم افضل کے معنی میں ہے اسی طرح خاتم النبیین میں خاتم معنی افضل ہے‘ آخری نبی کے ہیں۔

جواب

جہاں خاتم کا استعمال خاتم الشعراء وعقیدہ میں حقیقی معنی کے اعتبار سے متعذر اور دشوار ہے اور جہاں حقیقی معنی دشوار ہوں وہاں مجازی معنی مراد لئے جاتے ہیں اور خود خاتم الشعراء کہنے والا بھی آخری شاعر مراد نہیں لیتا بلکہ افضل شاعر مراد لیتا ہے۔ جیسا کہ حمالہ کے مصنف کی تفریق کرتے ہوئے ایک شاعر کہتا ہے :

فجع القریض بخاتم الشعراء وغدیر روضتھا حبیب الطائی • اگر خاتم الشعراء سے مراد

آخری شاعر ہوتا تو بعد میں کوئی شاعر نہ ہونا چاہیے تھا حالانکہ اس کو خاتم الشعراء کہنے والا خود شاعر ہے۔ تو معلوم ہوا کہ یہاں خاتم سے مراد فضیلت ہے۔ آخری معنی مراد نہیں۔ اور انت خاتم المہاجرین میں خاتم کے حقیقی معنی مراد ہے اور آخری مہاجر کے ہیں کیونکہ افضل مہاجرین مراد لیا جائے تو لازم آتا ہے کہ ابن عباس تمام مہاجرین خلفائے راشدین حتی کہ حضور ﷺ سے بھی افضل ہوں حالانکہ یہ محال ہے اسی لئے یہاں خاتم المہاجرین سے مراد آخری مہاجر ہوں گے۔ کیونکہ یہاں ہجرت سے مراد ہجرت مکہ الی المدینہ ہے جو کہ مسلمانوں پر فرض کی گئی تھی اور اسی کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا لاہجرت بعد الفتح فتح مکہ کے بعد ہجرت کی فرضیت ختم ہوگئی' اور اسی ہجرت کے آخری فرد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔ اب فرضیت مکہ سے ہجرت کی تو ختم ہوگئی۔ "فی نفسہ" ہجرت کرنے کی کوئی بندش نہیں ہے۔

حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ حضور ﷺ سے پہلے تمام انبیاء وصال پاچکے ہوں کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا ہے کہ میں خاتم الاولاد ہوں یعنی اپنے والدین کے گھر میں آخری لڑکا ہوں۔ اس کے باوجود مرزا کی بہن جنت جو کہ مرزا سے پہلے پیدا ہوئی تھی زندہ تھی۔

اگر خاتم النبیین کا معنی وہ مراد لیا جائے جو مرزائی کرتے ہیں یعنی نبیوں کی مہر' یعنی خود حضور نبی بناتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی سے قبل حضور بھی خاتم النبیین نہ ہوئے کیونکہ مرزا قادیانی سے پہلے بالاتفاق کوئی نبی نہ تھا اور یہ معنی مرزائی مفہوم کے خلاف نہیں۔ اور پھر صرف مرزائی تو اس لحاظ سے قادیانیوں کے معنی کے مطابق حضور ﷺ خاتم النبی ہوئے' خاتم النبیین نہ ہوئے۔ غرض قادیانی ترجمہ سے بے شمار مفاسد پیدا ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کا عقیدہ غلط ہے' اور صحیح وسالم سلامتی وراستی کا عقیدہ وہ ہے جس پر امت کا ایمان ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد ینبا احد بعده • کسی کو نبی نہ بنایا جائے گا۔

وماعلینا الا البلاغ •

العرف الوردی فی اخبار المهدی

تصنیف: علامہ جلال الدین سیوطیؒ

ترجمہ: مولانا قاری قیام الدین الحسینی مدظلہ

قسط نمبر 2

وأخرج (ك) أحمد. وابن أبي شيبة. وأبو داود عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «لو لم يبق من الدهر إلا يوم لبعث الله تعالى رجلا من أهل بيتي يملأها عدلا كما ملئت جورا». وأخرج أبو داود. ونعيم بن حماد في الفتن عن علي أنه نظر الى ابنه الحسن فقال: ان ابني هذا سيد كما سماه النبي ﷺ سيخرج من صلبه رجل يسمى اسم نبيكم يشبهه في الخلق ولا يشبهه في الخلق ثم ذكر القصة. وزاد يملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا.

ترجمہ:۔ امام احمدؒ‘ امام ابن ابی شیبہؒ اور امام ابوداودؒ سیدنا علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا‘ اگر دنیا کی عمر میں سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تب بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں گے۔ جو روئے زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی۔

امام ابوداودؒ نے اور نعیم بن حمادؒ نے اپنی کتاب ”الفتن“ میں حضرت علیؓ کے متعلق ذکر کیا ہے۔ کہ انہوں نے ایک مرتبہ اپنے بیٹے امام حسنؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ کہ یقیناً” میرا یہ بیٹا نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق سید ہے اس کی نسب سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی ﷺ والا ہوگا۔ وہ اخلاق میں تو ان (حضرت حسنؓ) کے مشابہ ہوگا نہ کہ شکل وصورت میں پھر اس کے بعد ایک قصہ مذکور ہے اور یہ مضمون بھی زیادہ ہے کہ وہ زمین کو ایسے بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی۔

وأخرج (ك) ابن أبي شيبة. وأحمد. وأبو داود. وأبو يعلى. والطبراني عن أم سلمة عن النبي ﷺ قال: «يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من أهل المدينة هاربا الى مكة فيأتيه ناس من أهل مكة فيخرجونه وهو كاره فيبايعونه بين الركن والمقام ويبعث اليه بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء بين مكة والمدينة فاذا رأى الناس ذلك أتاه ابدال الشام وعصائب أهل العراق فيبايعونه ثم ينشأ رجل من قريش أخواله كلب فيبعث اليهم بعثا فيظهرون عليهم وذلك بعث كلب والخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب فيقسم المال ويعمل في الناس بسنة نبيهم ﷺ ويلقي الاسلام بجرانه الى الأرض يلبث سبع سنين ثم يتوفى ويصلي عليه المسلمون».

جائے پیدائش وجائے ہجرت

ترجمہ :۔ ابن ابی شیبہ" امام احمد" ابو داؤد" ابو یعلی" اور طبرانی" نے ام المومنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک خلیفہ کی موت کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب کے سلسلہ میں اہل مدینہ میں) اختلاف رونما ہوگا۔ پس اہل مدینہ میں سے ایک شخص (اس اندیشہ سے کہ کہیں لوگ اسے ہی خلیفہ نہ بنالیں) مدینہ سے مکہ کی طرف بھاگ کھڑا ہوگا۔ پس اہل مکہ کے لوگ اس کے پاس آئیں گے۔ پس اس کے نہ چاہنے کے باوجود اسے مکان سے باہر نکال لائیں گے۔ پھر حجر اسود اور مقام ابرھیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے (رفتہ رفتہ یہ خبر اطراف واکناف عالم میں پھیل جائے گی تو) آپ سے جنگ کے لئے شام سے ایک جنگجو دستہ روانہ کیا جائے گا۔ اور (آپ تک پہنچنے سے قبل ہی) یہ تمام لشکری مکہ اور مدینہ کے درمیان چٹیل میدان میں زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ جب لوگ (اس لشکر کی ہلاکت اور حضرت مہدی کی من جانب اللہ نصرت کے) اس منظر کو دیکھ لیں گے تو شام کے ابدال اور عراقیوں کی مختلف جماعتیں آپ کے پاس پہنچ کر آپ کی بیعت کریں گی۔ اس کے بعد ایک قریشی شخص جس کے ماموں قبیلہ کلب سے تعلق رکھتے ہوں گے اٹھ کھڑا ہوگا۔ جو' ان مسلم مجاہدین سے جنگ لڑنے کے لئے ایک لشکر روانہ کرے گا یہ مجاہدین اس حملہ آور لشکر پر غالب آجائیں گے۔ یہ قبیلہ کلب کا لشکر کہلاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' وہ شخص بڑا محروم القسمت ہوگا جو قبیلہ کلب سے حاصل شدہ مال غنیمت میں شریک نہ ہو۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان مال غنیمت کو تقسیم فرمائیں گے اور لوگوں کے معاملات میں ان کے نبی ﷺ کی سنت کے مطابق عمل کریں گے' اور آپ دین اسلام کو زمین میں مستحکم فرمائیں گے۔ سات سال حضرت مہدی کی مدت خلافت ہوگی پھر آپ کی وفات ہوجائے گی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔

واخرج (ك) أبو داود عن علي قال : قال النبي ﷺ: « يخرج رجل من وراء النهر يقال له الحرث حراث على مقدمته رجل يقال له منصور يوطئ ـ أو يمكن ـ لآل محمد كما مكنت قريش لرسول الله ﷺ وجب على كل مؤمن نصره أو قال اجابته » .

هذا آخر ما أورده أبو داود في باب المهدي من سننه ، وأخرج الترمذي وصححه عن ابن مسعود عن النبي ﷺ قال : « يلي رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي » ، وأخرج الترمذي وصححه عن أبي هريرة قال: لو لم يبق من الدنيا الا يوم لطول الله ذلك اليوم حتى يلي ، وأخرج الترمذي وحسنه عن أبي سعيد الخدري عن النبي ﷺ قال: « ان في أمتي المهدي يخرج يعيش خمساً أو سبعاً أو تسعاً ـ زيد الشاك ـ فيجيء اليه الرجل فيقول يا مهدي أعطني أعطني فيحثي له في ثوبه ما استطاع أن يحمله » .

ترجمہ :۔ امام ابو داؤدؒ حضرت علیؓ سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ نہر کے پرے سے ایک شخص حرث ' حراث نامی لشکر لے کر چلے گا۔ اس کے ہر وال دستے میں منصور نامی ایک شخص ہوگا۔ جو آل محمد ﷺ کو ایسے مستحکم و مضبوط کرے گا جیسے قریش نے رسول اللہ ﷺ کو مستحکم و مضبوط کیا تھا۔ ہر مومن پر اس کی نصرت کرنا (یا یوں فرمایا تھا) اس کی بات کو قبول کرنا واجب ہوگا۔ یہ وہ آخری حدیث ہے جس کو امام ابو داؤدؒ نے مہدی علیہ الرضوان کے باب میں "سنن ابی داؤد" میں ذکر کیا ہے۔ امام ترمذیؒ نے تصحیح کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔ میرے اہل بیت میں سے ایک ایسا شخص حکومت سنبھالے گا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ امام ترمذیؒ نے ہی تصحیح کرتے ہوئے حضرت ابو ہریرہؓ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔ دنیا کی عمر میں سے اگر ایک دن بھی باقی رہ جائے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو دراز فرمادیں گے تاکہ وہ (حضرت مہدی علیہ الرضوان) نظام حکومت سنبھالے۔ امام ترمذیؒ نے "حسن" قرار دیتے ہوئے حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' بلاشبہ میری امت میں مہدی پیدا ہوں گے جو (علی اختلاف الروایات) پانچ یا سات یا نو سال (بحیثیت خلیفہ) زندگی گزاریں گے۔ (اس وقت مال و دولت' سیم و زر اور اشیائے ضرورت کی خوب راوانی ہوگی) پس ان کے پاس ایک شخص آکر کہے گا۔ اے مہدی ! مجھے مال دیجئے' مجھے مال دیجئے' تو وہ اس کے کپڑے میں بس بھر بھر کے اتنا ڈالیں گے کہ اسے اٹھانے کی بھی طاقت بھی نہ ہوگی۔

وأخرج (ك) نعيم بن حماد . وابن ماجه عن أبي سعيد أن النبي ﷺ قال: « يكون في أمتي المهدي ان قصد فسبع والا فتسع فتنعم فيه أمتي نعمة لم يسمعوا بمثلها قط يؤتى أكلها ولا تدخر عنهم شيئاً والمال يومئذ كدوس فيقوم الرجل فيقول يامهدي أعطني فيقول خذوا » وأخرج ابن أبي شيبة . ونعيم بن حماد في الفتن . وابن ماجه . وأبو نعيم عن ابن مسعود قال : بينما نحن عند رسول الله ﷺ « اذ أقبل فتية من بني هاشم فلما رآهم النبي ﷺ اغرورقت عيناه وتغير لونه فقلت . مانزال نرى في وجهك شيئاً تكرهه ؟ فقال : انا أهل بيت اختار الله لنا الآخرة على الدنيا وان أهل بيتي سيلقون بعدي بلاء وتشريداً وتطريداً حتى يأتي قوم من قبل المشرق معهم رايات سود فيسألون الحق فلا يعطونه فيقاتلون فينصرون فيعطون ماسألوا فلا يقبلونه حتى يدفعوها الى رجل من أهل بيتي فيملأها قسطاً كما ملؤوها جوراً فمن أدرك ذلك منكم فليأتهم ولو حبواً على الثلج فانه المهدي » قال الحافظ عماد الدين بن كثير : في هذا السياق إشارة إلى ملك بني العباس وفيه دلالة على أن المهدي يكون بعد دولة بني العباس ، وأخرج ابن ماجه . والحاكم وصححه . وأبو نعيم عن ثوبان قال : قال رسول الله ﷺ : « يقتتل عند كنزكم ثلاثة كلهم ابن خليفة ثم لا تصير إلى واحد منهم ثم تطلع الرايات السود من قبـــل المشرق فيقتلونكم قتلا لم يقتله قوم ثم يجيء خليفة الله المهدي فاذا سمعتم به فأتوه فبايعوه ولو حبواً

حضرت مہدی کی اطاعت وتعاون ضروری

ترجمہ :۔ حضرت نعیم بن حمادؒ اور ابن ماجہؒ نے حضرت ابو سعید خدری ؓ سے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔ میری امت (کے آخر) میں مہدی آئیں گے۔ درمیانی مدت مرادلی جائے تو سات سال ورنہ نو سال ان کی خلافت رہے گی۔ اس دوران میری امت اتنی خوشحال ہوگی جس کی مثال کبھی نہیں سنی گئی۔ وہ انہیں (کامل طور پر) اشیائے خوردنی فراہم کریں گے۔ ایک دانہ بھی اس سے بچا کر نہ رکھیں گے۔ ان کے زمانہ خلافت میں مال ودولت کے ڈھیر پر ڈھیر لگے ہوئے ہوں گے۔ کوئی شخص کھڑے ہو کر کہے گا۔ اے مہدی ! مجھے عطا کیجئے‘ تو آپ کہیں گے (جتنا دل چاہے) لے لیجئے۔ ابن ابی شیبہؒ نے اور امام نعیم بن حمادؒ نے باب الفتن میں اور ابن ماجہؒ اور ابو نعیمؒ نے حضرت ابن مسعود ؓ سے روایت کیا ہے دریں اثناء کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ اتنے میں چند ہاشمی جوان حاضر ہوئے۔ جب ان کو رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور آپ (کے چہرہ انور) کا رنگ بدل گیا۔ (یہ منظر دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا) میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) ہم برابر آپ ﷺ کے چہرہ میں کچھ ناگواری کے اثرات دیکھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے جواباً فرمایا‘ ہم اہل بیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو پسند کیا ہے۔ میرے اہل بیت میرے بعد مصیبتیں‘ جلاوطنی اور دوسری پریشانیاں اٹھائیں گے۔ یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم آئے گی جس کے ساتھ سیاہ جھنڈیاں بھی ہوں گی۔ پس وہ لوگ حق (حکومت) مانگیں گے جو انہیں دیا نہ جائے گا۔ وہ جنگ کریں گے اور ان کی فتح ہوگی۔ پس ان کی مطلوبہ چیز انہیں دی جائے گی۔ وہ اسے قبول نہ کرتے ہوئے میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (امام مہدی علیہ الرضوان) کے سپرد کردیں گے جو زمین کو ایسے انصاف سے بھردیں گے جیسے وہ پہلے ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی۔ تم میں سے جو شخص ان کو پائے اسے ضرور ان (امام مہدی الرضوان) کے پاس پہنچنا چاہیے۔ گو برف پر سے گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ وہ شخص مہدی ہوگا۔

توضیح

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ حدیث کے اس سیاق میں بنو عباس کی حکومت کی طرف اشارہ ہے اور اس بات پر دلالت ہے کہ مہدی کا ظہور دولت (حکومت) بنی عباس کے بعد ہوگا۔ ابن ماجہؒ‘ امام حاکمؒ اور ابو نعیمؒ نے حضرت ثوبان ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا‘ تمہارے خزانہ کے پاس تین اشخاص جنگ کریں گے۔ تینوں کے تینوں خلیفہ کی اولاد ہوں گے نتیجتہً وہ خزانہ کسی کے حصے میں نہیں آئے گا۔ پھر سیاہ جھنڈیاں رکھنے والے لوگ مشرق کی جانب سے نمودار ہوں گے اور تم سے ایسی شدید جنگ

کریں گے۔ کہ اس سے پہلے کسی قوم نے نہیں کی ہوگی' بعد ازاں خلیفۃ اللہ حضرت مہدی علیہ الرضوان تشریف لے آئیں گے۔ جب تم ان کے ظہور کی خبر سنو تو ان کے پاس پہنچ کر بیعت خلافت کرنا۔ گو تمہیں برف پر سے گھسٹ کر آنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں۔

وأخرج (ك) ابن ماجه . والطبراني عن عبد الله بن الحرث بن جزء الزبيدي قال: قال رسول الله ﷺ : « يخرج ناس من المشرق فيوطئون للمهدي سلطانه » .

ترجمہ :۔ ابن ماجہ اور طبرانی نے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی ؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' مشرق کی جانب سے ایسے لوگ چلیں گے جو امام مہدی کے اقتدار کو مضبوط و مستحکم کریں گے۔

وأخرج (ك) أحمد . والترمذي . ونعيم بن حماد عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ : « تخرج من خراسان رايات سود فلا يردها شيء حتى تنصب بايلياء » قال ابن كثير: هذه الرايات السود ليست هي التي أقبل بها أبو مسلم الخراساني فاستلب بها دولة بني أمية بل رايات سود أخر تأتي صحبة المهدي .

ترجمہ :۔ امام احمدؒ' امام ترمذیؒ اور نعیم بن حمادؒ نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' خراسان سے سیاہ جھنڈوں والی ایک جماعت چلے گی انہیں کوئی لوٹا نہیں سکے گا یہاں تک کہ وہ سیاہ پرچم ایلیاء (بیت المقدس) میں نصب کر دیئے جائیں گے۔

وضاحت

حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ یہ سیاہ پرچم وہ نہیں جو ابو مسلم خراسانی لے کر آیا تھا اور ان سے بنوامیہ کی دولت و حکومت کو آزمایا تھا بلکہ اس سے مراد ان کے علاوہ سیاہ پرچم (والے) ہیں جو مہدی کی معیت کے لئے آئیں گے۔

وأخرج (ك) البزار . والحارث بن أبي أسامة . والطبراني عن قرة المزني قال: قال رسول الله ﷺ : « لتملؤن الأرض جوراً وظلما فاذا ملئت جورا وظلما بعث الله رجلا مني اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي فيملأها عدلا وقسطا كما ملئت جورا وظلما فلا تمنع السماء شيئا من قطرها ولا الأرض شيئا من نباتها يمكث فيهم سبعا أو ثمانيا فان أكثر فتسعاً » .

ترجمہ :۔ امام بزارؒ' حارث بن ابی اسامہؒ اور امام طبرانیؒ نے حضرت قرہ مزنی ؓ سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم ضرور زمین کو ظلم و زیادتی سے بھر دو گے۔ جب وہ ظلم و زیادتی سے پر ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پیدا فرمائیں گے جس کا نام میرے نام (محمد) پر ہوگا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ

کے نام پر (عبداللہ) ہوگا۔ پس وہ اسے عدل وانصاف سے ایسے بھردے گا جیسے وہ پہلے ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی۔ اس وقت آسمان بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں روکے گا اور نہ زمین اپنی پیداوار کا کچھ حصہ روکے گی۔ وہ شخص بحیثیت (خلیفہ) سات یا آٹھ سال اگر زیادہ ہوا تو نو سال رہے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کوئٹہ میں قادیانی خاندان کا قبول اسلام

(کوئٹہ پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کوشاں رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے کامیابیاں بھی عطا فرمائیں ہیں۔ جماعت کی محنت اور کوشش سے جماعت کے رکن جناب محمد حنیف صاحب ۹۸ء ۶ ۲ کو ایک قادیانی محمد رفیق کو جو کہ جدی قادیانی تھا دفتر ختم نبوت کوئٹہ لے کر آئے اور کہا کہ رفیق اسلام قبول کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ جماعت کے عہدیداران کو اطلاع کی گئی تو حاجی شاہ محمد آغا صاحب نائب امیر دوئم ختم نبوت کوئٹہ حاجی تاج محمد فیروز' جنرل سیکرٹری' سیکرٹری نشرواشاعت قاری عبدالرحیم رحیمی' جائنٹ سیکرٹری خلیل الرحمٰن' حاجی نعمت اللہ' چوہدری محمد طفیل احرار یاسین' فیاض حسن سجاد' غلام یاسین آصف' پروفیسر فیض محمد ربانی' حافظ محمد شریف' حافظ خادم حسین گجر' اور محمد شریف منگ تشریف لائے۔ ان تمام حضرات کی موجودگی میں محمد رفیق ولد محمد صدیق قوم راجپوت امین آباد برادری روڈ کوئٹہ نے مرزائیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کیا اور جماعت کا حلف نامہ پر کرکے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں پر ہزاروں بار لعنت بھیج کر قاری عبدالرحیم رحیمی کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا اور عہد کیا کہ باقی افراد خانہ کو بھی اسلام کی طرف لاؤں گا۔ چنانچہ محمد رفیق اور محمد حنیف نے جماعت کے ساتھ رابطہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ۹۸ء ۶ ۱۵ کو محمد رفیق کی دو بچیوں اور ۹۸ء ۶ ۱۶ کو اور بچیوں اور ایک لڑکے نے اور ۹۸ء ۶ ۲۰ کو محمد رفیق کی زوجہ نے مرزائیت سے تائب ہوکر مولانا عبدالعزیز جتوئی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرکے مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں پر لعنت بھیجی۔ اس طرح ایک پورا خاندان جو کہ ۷ افراد پر مشتمل ہے تمام عاقل اور بالغ ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسلام قبول کرکے جہنم کی آگ سے بچ گئے۔

اسلام قبول کرنے والے تمام افراد نے کہا کہ اسلام کی روشنی نے ہمارے قلوب کو منور کردیا ہے۔ اور مرزا قادیانی کے دجل وفریب سے ہم آگاہ ہوگئے ہیں اب ہمارا فرض ہے کہ ہم دیگر لوگوں کو بھی مرزائیوں کے کذب سے آگاہ کرکے دین حق کی طرف آنے کی دعوت دیں تاکہ وہ بھی جنت کے مستحق ہوجائیں۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام

(آخری قسط)

سالانہ ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ) ۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء

پیش فرمودہ: مولانا محمد امین اکاڑوی صاحب

ضبط تحریر: ایچ ساجد اعوان

میں نے کہا اب اس کو ایک مثال سے سمجھیں یہ بالکل ایسا ہے کہ جیسے ایک عدالت میں ایک آدمی درخواست دے کہ فلاں آدمی زید جو تھا وہ فوت ہوگیا ہے اور میں اس کا وارث ہوں۔ اس لئے اس کی جو جائیداد ہے اس کا انتقال میرے نام کردیا جائے۔ اب عدالت اس سے دو سرٹیفکیٹ مانگے گی۔ پہلا یہ کہ زید فوت ہوگیا ہے' یہ سرٹیفکیٹ جمع کراؤ عدالت میں۔ دوسرا سرٹیفکیٹ یہ کہ تو زید کا کیا لگتا ہے۔ تو جو اس کی جائیداد اپنے نام منتقل کروانا چاہتا ہے تیرا اس کے ساتھ کیا رشتہ ہے یہ سرٹیفکیٹ جمع کراؤ۔ میں نے کہا عدالت مانگے کی یا نہیں' کہنے لگا بالکل مانگے گی۔ میں نے کہا اب بالکل یہاں یہ پوزیشن ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں اور مرزا قادیانی کا دعوی ہے کہ میں ان کی خوبیوں پر ان سے مشابہت رکھتا ہوں اس لئے ان کے اوپر جو ایمان لانا ہے وہ میری طرف منتقل ہوجانا چاہیے کہ مجھے اب مسیح علیہ السلام ماننا چاہیے۔ تو آپ پہلے پیش کریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی سرٹیفکیٹ قرآن سے یا احادیث پاک سے کہیں ہو' ماضی کے صیغے سے' کہ جس کا ترجمہ ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں۔ وہ آپ مجھے دکھائیں۔ وہ آیت میں کسی جج کے سامنے رکھ دوں وہ لکھ دے کہ سرٹیفکیٹ صحیح ہے۔ ثابت ہوگیا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے۔ کہنے لگا ہاں۔ میں نے کہا فرمائیے:

ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل ۔

پھر میں نے کہا سرٹیفکیٹ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا آنا ہے ان کا تو نام ہی اس آیت میں نہیں ہے۔ کہنے لگا جی آپ ترجمہ سنیں ناں۔ میں نے کہا سنائیں۔ کہنے لگا نہیں محمد ﷺ مگر رسول۔ مرگئے آپ ﷺ سے پہلے سارے رسول۔ میں نے کہا بس یہ دو باتیں ذرا صاف کردیں کہ مرگئے یہاں کس لفظ کا ترجمہ ہے اور سارے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ اب وہ کتابوں کی دوکان تھی میں نے کہا بھئی ترجمے یہاں رکھے ہیں سب آدمی ایک ایک ترجمہ اٹھالو اور ترجمہ دیکھو کہ کیا لکھا ہے۔ اب ترجمہ سب نے یہی لکھا ہے کہ گزر گئے آپ ﷺ سے پہلے کئی رسول۔ میں نے کہا آپ نے ترجمہ کیا ہے مرگئے یہ ترجمہ کرتے ہیں گزر گئے آپ نے ترجمہ کیا ہے سارے رسول یہ ترجمہ کرتے ہیں کئی رسول۔ آپ سارے کس لفظ کا ترجمہ کرتے ہیں۔ جی جمع کا صیغہ ہے ناں۔

میں نے کہا جمع تو تین پر بھی آجاتی ہے سارے تو نہ آئے۔ کہنے لگا :

کل نفس ذائقة الموت .

"کل" کا لفظ ہے کل نفس ذائقة الموت . میں نے کہا ذرا آہستہ پڑھو اونچی نہ پڑھو۔ کہنے لگا کیوں؟ میں نے کہا یہی آیت میں لکھ کر تیرے گھر تیری بیوی کو بھیج دیتا ہوں۔ کہ منشاء مرگیا ہوا ہے اس لئے تو آکے نکاح کرلے' دیکھیں "کل" کا لفظ بھی آگیا ہے۔ کہنے لگا وہ کیوں جی۔ میں نے کہا اگر یہ تیری موت کا سرٹیفکیٹ نہیں بن سکتا تو عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا سرٹیفکیٹ کیسے بن سکتا ہے۔ کہنے لگا جی میں تو مروں گا۔ میں نے کہا وہ تو زیر بحث ہی نہیں مریں گے تو عیسیٰ علیہ السلام بھی۔ بحث تو یہ ہے کہ اب فوت ہوگئے ہوں میں نے کہا اگر کل نفس ذائقة الموت . ان کی موت کا سرٹیفکیٹ ہے تو پہلے تو آپ کی موت کا ہونا چاہیے ناں۔ آپ کی جائیداد جو ہے میں لکھ کر بھیج دیتا ہوں کہ میرے نام منتقل ہوجائے۔ مرزائی کہنے لگا جی میں وہ آیت پڑھتا ہوں جس میں عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہے۔ میں نے کہا پھر کیوں وقت ضائع کررہے ہو وہ آیت پیش کریں جو عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا سرٹیفکیٹ ہو۔ مرزائی نے یہ آیت پڑھی :

واذقال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی .

اب یہ پڑھ کر عوام سے پوچھتا ہے کہ آپ کے گاؤں اور شہروں میں جو چوکیدار کے پاس ایک رجسٹر ہوتا ہے موت اور پیدائش کا لکھا ہوتا ہے' المتوفی فلاں' المتوفی فلاں' انہیں پتہ تھا کہ یہ بیچارے کون سے عربی جانتے ہیں یہ' اسم فاعل ہے' یہ اسم مفعول ہے۔ کیونکہ المتوفی اور المتوفی تو لکھا ایک ہی طرح جاتا ہے۔ وہ کہنے لگے ہاں لکھا ہوتا ہے۔ کہا' اس کا کیا معنی ہوتا ہے۔ کہنے لگے اس کا معنی ہوتا ہے کہ فلاں مرگیا' فلاں مرگیا یا فلاں مرا ہوا۔ کہنے لگا دیکھو آپ مولوی نہیں ہیں ناں اس لئے آپ میں ضد نہیں ہے یہ مولوی بڑے ضدی ہوتے ہیں۔ کہنے لگا جی ثابت ہوگیا۔ میں نے کہا کیا ثابت ہوگیا؟ مرزائی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے۔ میں نے کہا نہیں' کہا کہ آپ نے مان نہیں لیا کہ متوفی کا معنی مرا ہوا۔ میں نے کہا یہ معنی ماننے سے اللہ کی موت ثابت ہوتی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں۔ بڑا حیران ہوا' وہ کیسے۔ میں نے کہا کرو ترجمہ و معنی اور اذ معنی جب قال اللہ کہا اللہ نے' کون کہہ رہے ہیں' اللہ' کس کو' عیسیٰ کو' اے عیسیٰ علیہ السلام' انی بے شک میں' متوفی' مرا ہوا ہوں' چوکیداروں والا معنی کرنا ہے ناں۔ گویا اللہ' عیسیٰ علیہ السلام کو بتا رہے ہیں کہ میں مرا ہوا ہوں۔ اب منشاء کے تو ہوش اڑ گئے۔ کہنے لگا یہ ترجمہ کیسے ہوگیا۔ میں نے کہا چوکیدار کے رجسٹر سے جو آپ چاہتے ہیں وہی ترجمہ میں نے کرایا ہے تو یہاں عیسیٰ علیہ السلام کی موت تو ثابت نہیں ہوجاتی اللہ تعالیٰ کی موت (معاذاللہ) ثابت ہوتی ہے۔ مرزائی مبلغ کہنے لگا یہ بات تو پہلے کسی مناظرے میں کسی نے نہیں کہی۔ میں نے کہا

ضروری نہیں ہر مناظرے میں وہی باتیں ہوں اور پھر مرزے نے بھی ہر بات نئی کی ہے۔ اور پھر میں نے تو آپ والا معنی مان کر ترجمہ کیا ہے۔ مرزائی مبلغ نے کہا نہیں اس کا معنی ہے میں موت دوں گا۔ میں نے کہا پھر یہ میرے خلاف نہیں اور میں بھی یہی مانتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو موت آنے کا۔ تو اس دلیل کا آپ کو کیا فائدہ ہوا' پھر وہی بات ہوئی سرٹیفکیٹ تو نہ بنا ناں۔ یہ تو وعدہ موت ہوا۔ اگر آپ والا ترجمہ مانا جائے نہ کہ سرٹیفکیٹ موت کا۔ کہنے لگا' آپ اس آیت کا کیا ترجمہ کرتے ہیں۔ میں نے کہا آپ کرلیں پھر میں بتاؤں گا کہ ہم اس آیت کا ترجمہ کیا کرتے ہیں۔ پچھلی آیت بھی ساتھ ملائیں :

ومکر ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین ۔

اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ ذکر فرمارہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں ایک خفیہ تدبیر یہودی کررہے تھے اور ایک خفیہ تدبیر میری طرف سے ہورہی تھی۔ اب یہودیوں کی خفیہ تدبیر کیا تھی؟ اس کو سب جانتے ہیں کہ وہ مسیح علیہ السلام کو گرفتار کرنا چاہتے تھے۔ گرفتار کرنے کے بعد دوسرا ان کا ارادہ کیا تھا؟ کہ مسیح علیہ السلام کو صلیب پر ماردیا جائے' شہید کردیا جائے۔ تیسرا ان کا ارادہ یہ تھا کہ ان کو شہید کرنے کے بعد (معاذاللہ) ان کی لاش کو ذلیل کیا جائے کہ یہ کہتا تھا کہ میں خدا یا بیٹا یا نبی ہوں۔ (معاذاللہ) چوتھا یہ تھا کہ اس سے عیسیٰ علیہ السلام کے نام لیوا دنیا سے ختم ہوجائیں اور ان کا نام ہی مٹ جائے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ بتایا کہ ان کی تدبیر نہیں چلی میری تدبیر غالب ہوئی واذقال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر بیان فرمائی کہ اے عیسیٰ وہ تجھے گرفتار کرنا چاہتے ہیں بالکل کامیاب نہیں ہوں گے میں تجھے پورا پورا اپنے قبضے میں لے لوں گا۔

ان کی پہلی تدبیر تھی گرفتار کرنا اس کے جواب میں پہلا وعدہ یہ دیا گیا۔ مجھے کہنے لگا اس کا یہ معنی کہیں ہوسکتا ہے۔ میں نے کہا مرزا نے خود کیا ہے' مرزے والا معنی سنادوں۔ سراج منیر میں' مرزا لکھتا ہے' یہی آیت اللہ کی طرف سے مجھ پر بطور الہام نازل ہوئی ہے۔ کب نازل ہوئی ہے' جب پنڈت لیکھرام قتل ہوگیا تھا۔ اب اس مقدمے کی تفتیش میں مرزا قادیانی کے کاغذات اور گھر کی تلاش بھی شروع ہوئی تو بہت مجھے پریشان کیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے تسلی دینے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ بطور الہام' اب وہاں مرزا کیا ترجمہ کرتا ہے سراج منیر میں اذقال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ۔ اللہ تعالیٰ نے کہا' اے عیسیٰ جو مراد یہ عاجز ہے' انی متوفیک' میں تجھے بچاؤں گا تیرا بال بھی بیکا نہیں ہوگا۔

تو میں نے کہا عجیب بات ہے یہی لفظ مرزے کے لئے نازل ہو تو بال بھی بیکا نہیں ہوگا اور یہی مسیح علیہ السلام کے لئے نازل ہو تو (معاذاللہ) کچھ بھی نہیں بچے گا۔ عجیب ترجمہ ہے اس کا۔ تو میں نے کہا مرزے نے

بھی اس ترجمے پر تصدیق کردی ہے۔ تو پہلا وعدہ تھا کہ وہ مسیح علیہ السلام کو گرفتار کرنا چاہتے ہیں وہ اس میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ اس میں یہ بات ذہن میں رکھیں کہ قادیانی کیوں یہ زور لگاتے ہیں کہ حیات مسیح پر بات ہو دلائل ہیں ان کے پاس کچھ بھی نہیں' صرف اس لئے زور لگاتے ہیں کہ اس میں وہ قرآن پاک کی کچھ آیتوں کا ترجمہ غلط کرتے ہیں۔ جب لوگوں کے سامنے' اب لوگ تو ہوتے ہیں بے چارے پنجاب کے (دیہات) یا کسی اور (دیہاتی) علاقے کے رہنے والے۔ دیہاتوں اور ان پڑھوں کے سامنے جب وہ عربی زبان کے نئے نئے قاعدے بیان کرتے ہیں خود بنا بنا کر جس کو خود عربی والے بھی نہیں جانتے اس پر چیلنج دینے شروع ہو جاتے ہیں اور لوگ سمجھتے ہیں بڑا عربی کا علامہ ہے۔ حالانکہ عرب والوں کو خود خواب میں بھی ان قاعدوں کا علم نہیں ہوتا۔ اس لئے لوگوں میں یہ ایک غلط تاثر پیدا ہوتا ہے کہ مرزائی بھی قرآن کو مانتے ہیں۔ دیکھ قرآن پڑھ رہا ہے۔ یہ تاثر جو ہے بڑا غلط تاثر ہے۔

اس لئے میں جب بحث شروع کرتا ہوں تو پہلے یہی تاثر ختم کرتا ہوں کہ بات الگ ترتیب سے ہونی چاہیے۔ سب سے پہلے مسیح علیہ السلام کی گرفتاری کا مسئلہ ہے قرآن پاک میں دوسری جگہ بھی سورہ مائدہ میں لفظ قطعی موجود ہیں اللہ پاک قیامت کے روز مسیح علیہ السلام پر احسان جتلائے گا کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے دور رکھا تھا۔ "عن" بعد کے لئے آتا ہے کہ گرفتاری کرنے والے قریب بھی نہیں آسکے۔ چہ جائیکہ مسیح علیہ السلام کو گرفتار کرلیا۔ قرآن پاک کی اس نص قطعی کے مطابق تمام امت محمدیہ کا عقیدہ ہے کہ مسیح علیہ السلام گرفتار نہیں ہوسکے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن کو چھوڑا' پوری امت کے عقیدے اور احادیث کو چھوڑا اور یہودیوں اور عیسائیوں کی بات پر ایمان لے آیا کہ مسیح علیہ السلام گرفتار ہوگئے ہیں۔ بات یہودیوں کی اور نام قرآن کا' اس سے بڑا ظلم اور کیا ہوسکتا ہے۔ قرآن کے خلاف یہودیوں کی بات کو مانتا ہے گرفتاری کے بعد اس کا عقیدہ یہ ہے۔ ہم گرفتاری ہی نہیں مانتے کہ (معاذاللہ) عیسیٰ علیہ السلام کو بہت ذلیل کیا گیا۔ سر پر کانٹوں کا تاج رکھا گیا داڑھی میں شراب انڈیلی گئی اس کی آنکھیں لوگ بند کرلیتے تھے کوئی ادھر سے چٹکی کاٹتا تھا کوئی ادھر سے مارتا تھا۔ کہ تو اگر خدا کا بیٹا ہے تو بتا کہ کس نے تجھے مارا ہے۔ انتہائی طور پر (معاذاللہ) مسیح علیہ السلام کو ذلیل کیا گیا۔ یہ عقیدہ یہودیوں اور عیسائیوں کا ہے۔ قرآن کہتا ہے : " وجیھا" فی الدنیا والآخرہ • " کہ مسیح علیہ السلام دنیا میں بھی باوقار رہے اور آخرت میں بھی باوقار رہیں گے۔ اب مسلمان قرآن پاک کی اس قطعی الدلالت آیت کے مطابق عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ مسیح علیہ السلام کو یہود ذلیل کرنے میں قطعی کامیاب نہیں ہوئے' سرے سے گرفتار ہی نہیں کرسکے۔

مرزا قادیانی بالکل قرآن پاک کے خلاف یہودیوں کی بات کو لکھتا ہے۔ اس کے بعد یہودی یہ کہتے

ہیں کہ ہم نے ذلیل کرنے کے بعد (معاذاللہ) عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکادیا۔ قرآن پاک نے تردید کردی وماقتلوہ وماصلبوہ ۔ قتل عربی زبان میں انہی معنوں میں آتا ہے جن میں انگریزی زبان میں لفظ (Kill) آتا ہے۔ ایک ہوتا ہے تھپڑ مارنا کسی کو' اس کو یضرب' یضرب ہو کہتے ہیں۔ ایک ہے کسی کو جان سے مارڈالنا' آپ گلا گھونٹ کرماردیں' تلوار سے ٹکڑے کردیں' پانی میں غرق کر کے ماردیں' آگ میں جلا کرماردیں کسی طریقے سے بھی کسی کو جان سے مارڈالنا اس کو عربی میں قتل کہتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ سمجھادیا" وماقتلوہ "حضرت مسیح علیہ السلام کو کسی نے جان سے نہیں مارا بلکہ آگے ترقی کرکے فرماتے ہیں کہ جان سے مارنے کا جو ذریعہ یہودی بیان کرتے ہیں یہ نہیں کہتے کہ ہم نے گلا گھونٹا تھا ان کا۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ ہم نے انہیں آگ میں جلایا تھا۔ وہ یہ بھی نہیں کہتے کہ (معاذاللہ) ہم نے تلوار سے ان کے ٹکڑے کردئے تھے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ صلیب پر پھانسی دیکر ان کو مارا ہے۔ تو قرآن نے بتایا" وما صلبوہ "اور لکڑی پر تو سرے سے لٹکائے ہی نہیں گئے عیسیٰ علیہ السلام' مرنا تو بعد کی بات ہے ناں۔ سرے سے لٹکائے ہی نہیں گئے۔ قرآن نے بالکل واضح طور پر یہ بات بیان فرمادی۔ مرزا قادیانی نے قرآن پاک کی اس نص قطعی کا انکار کیا اور اس کے خلاف اس کتاب مسیح ہندوستان میں لکھ دیا کہ دو چوروں کے درمیان عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی پر لٹکایا گیا اور چھ گھنٹے وہ پھانسی کے تختے پر یہ کفریہ نعرے لگاتے اور چیختے رہے" ایلی ایلی ما سبقتی "اے اللہ اے اللہ تونے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ اب یہ صلیب پر لٹکانا عقیدہ یہودیوں کا ہے یا قرآن کا ہے۔ مرزا قادیانی نے یہودیوں کا عقیدہ لوگوں کو بتایا اور دھوکہ یہ دیا کہ نام ساتھ قرآن کا لگالیا کہ (معاذاللہ) یہ قرآن پاک کا عقیدہ ہے۔

تو میں عرض یہ کررہا تھا کہ مسیح علیہ السلام کو یہودیوں کی تدبیر کے مطابق یہودی گرفتار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں میں تمہیں پورا پورا اپنے قبضے میں لے لوں گا۔ اب یہودی گرفتار کرکے کیا کرنا چاہتے تھے کہ پھانسی پر چڑھائیں گے فرمایا نہیں پھانسی پر وہ نہیں چڑھائیں گے رافعک الی ۔ میں تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا۔ ان کی اس تدبیر کے مقابلے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی تدبیر کا ذکر فرمایا پھر پھانسی پر وہ آپ کی لاش کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ مطھرک من الذین کفرو ۔ ان کے گندے ہاتھوں سے بھی تجھ کو پاک رکھوں گا کہ وہ آپ کی لاش مبارک کو یا آپ کو ذلیل ورسوا کرسکیں اور یہ سب کچھ کس لئے کررہے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نام لینے والے دنیا سے مٹ جائیں۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ۔ یہودی ہرگز اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے بلکہ آپ کے نام لینے والے جھوٹے جو عیسائی بعد میں رہیں گے یا مسلمان' ہمیشہ یہودی غالب رہیں گے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس تدبیر کے مقابلے میں اس تدبیر کا ذکر فرمایا۔ محمد منشاء کے سامنے جب میں نے یہ آیت پڑھی ماصلبوہ

ولکن شبہ لھم ۔ اس تدارک کے لئے ہے جس چیز سے پہلے کسی کی نفی کی جائے بعد میں کسی دوسری چیز کے لئے وہ ثابت ہو جاتی ہے جیسے کوئی کہے زید نہیں آیا مگر عمر(تو مطلب ہوگا کہ عمر) آیا ہے۔ جس سے نفی زید کی' کی گئی ہے اس کو بعد میں ثابت کردیا گیا کہ وہ عمر' آگیا تو میں نے کہا اب آگے تقدیر تطبیق کیا نکلے گی۔

ولکن قتلوہ وصلبوہ من شبہ لھم ۔ انہوں نے جان سے مارا ضرور صلیب پر لٹکا کر مارا ضرور کس کو؟ مسیح کو نہیں مثیل مسیح کو۔ ولکن شبہ لھم کا ترجمہ میں نے اس مرزائی کے سامنے کیا مثیل مسیح کہ مثیل مسیح کو مارا ہے۔ مسیح علیہ السلام کو نہیں مارا۔

شاہدرے میں عیسائیوں سے مناظرہ تھا۔ پادری مجھے کہنے لگا کہ مولوی صاحب تواتر کا انکار تو کوئی قوم بھی نہیں کرتی۔ میں نے کہا ہاں کوئی بھی نہیں کرتی۔ کہنے لگا قرآن پاک نے تواتر کا انکار کیا ہے۔ میں نے پوچھا کہاں؟ کہنے لگا یہودیوں اور عیسائیوں دونوں میں یہ بات متواتر ہے کہ مسیح علیہ السلام جو ہیں وہ صلیب پر مرگئے اور قرآن پاک نے اس متواتر بات کا انکار کیا ہے۔ میں نے کہا پادری صاحب آپ نے متواتر کا لفظ معلوم ہوتا ہے کسی مولوی صاحب سے سن رکھا ہے لیکن کاش ان سے اس کا معنی بھی پوچھ لیتے کہ اس کا مطلب کیا ہوتا ہے۔ آپ کو متواتر اور افواہ ان دو لفظوں کا فرق یاد نہیں ہے۔ قرآن پاک نے کسی متواتر چیز کا انکار نہیں کیا بلکہ ایک غلط افواہ کا انکار کیا ہے انگریزی میں جیسے (Bessless) بے بنیاد بات کہتے ہیں۔ گو افواہ بھی ہر زبان پر چڑھ جاتی ہے لیکن اس کے پیچھے بنیاد کوئی نہیں ہوتی۔ بھئی کہاں سے سنا' جی اس بازار سے سنا تھا وہ کون تھا' جی پتہ نہیں وہاں کون بات کررہا تھا۔ وہاں گئے پتہ چلا جی وہاں (دوسری کسی جگہ) سنا تھا۔ اب اس کی بنیاد کا کوئی پتہ نہیں۔ تواتر وہ چیز ہے کہ شروع میں بنیاد میں دیکھنے والے اتنے لوگ ہوں کہ جن کے جھوٹ پر جمع ہونا ناممکن ہو۔ تو مسیح علیہ السلام کا صلیب پر مرنا آپ متواتر کہہ رہے ہیں میں کہتا ہوں سرے سے خبرواحد ہی سے ثابت نہیں۔ کیونکہ یہ بات تو تاریخی طور پر یقینی ہے کہ مسیح علیہ السلام کو گرفتار کرنے کے لئے جو پولیس بھیجی گئی ہے وہ رومی حکومت کی رومی پولیس ہے اسرائیلی پولیس نہیں۔ وہ مسیح علیہ السلام کو پہچانتے بھی نہیں پولیس والے۔

اس لئے حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک منافق شاگرد کو تیس روپے رشوت دینی پڑی کہ بھئی ہمیں بتاؤ کہ وہ (مسیح علیہ السلام) کون ہیں۔ اب جو پولیس مسیح علیہ السلام کو پکڑنے گئی ہے وہ آپ کو جانتی پہچانتی نہیں انہوں نے ایک آدمی کو رشوت دی اور آگے کمرے میں گیا انتظار کے بعد جب یہ کمرے میں پہنچے تو وہاں ایک ہی آدمی تھا اب یہ پولیس والے پریشان تھے کہ اگر یہ وہ آدمی ہے جو ہم نے بھیجا ہے تو مسیح علیہ السلام کہاں ہیں اور اگر یہی مسیح علیہ السلام ہیں تو ہمارا آدمی جو ہم نے بھیجا وہ کہاں ہے؟ اس کی شکل میں ایسی تبدیلی آچکی

تھی کہ وہ یقین سے یہ کہہ سکتے تھے کہ یہ وہی آدمی ہے اور نہ یہ کہہ سکتے کہ یہ دوسرا ہے۔ آخر جو تھا نیدار ساتھ تھا اس نے کہا جو بھی ہے پکڑ کر پھانسی پر چڑھا دو یہ فتنہ ختم ہو۔ ہمیں اس سے کیا کون ہے کون نہیں۔ وہ اس مثیل مسیح کو پکڑ کر ساتھ لے گئے اب مسیح علیہ السلام کے شاگردوں میں سے ایک بھی ساتھ نہیں تھا جو یہ گواہی دے کہ میرے سامنے انہیں (مسیح علیہ السلام) صلیب دی گئی۔ اس پر انہوں نے شور مچایا تین پادری کہنے لگے انجیل سے ثابت ہے۔ میں نے کہا نکالیں کہاں ہے؟ ریفرینس بکس لے کر بیٹھ گئے دو گھنٹے لگے رہے آخر کہنے لگے ظہر تک آپ ہمیں اجازت دیں۔ ظہر کے بعد آپ آئیں ہم تسلی سے دیکھ لیں گے اب آپ بیٹھے ہیں تو ذرا دوسرا فریق بیٹھا ہو تو رعب تو ہوتا ہی ہے ناں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے میں ظہر کے بعد آجاؤں گا۔ ظہر کے بعد میں گیا تو یوحنا کی انجیل سے ایک فقرہ نکال کر انہوں نے مجھے دکھایا کہ مسیح کا پیارا شاگرد جو تھا وہ اس بھیڑ کے پیچھے لگا ہوا تھا کہ دیکھو جو پیارا شاگرد یوحنا تو ساتھ تھا۔ میں نے کہا وہ تو بھیڑ کے پیچھے تھا اس کو تو یہ پتہ نہیں کہ کس کو پکڑا ہے پھر آگے یہ نہیں لکھا کہ وہ ساتھ گیا ہے صلیب تک۔ کہتے ہیں کہ تھوڑی دور جانے کے بعد کسی نے کہا کہ یہ اسکا شاگرد ہے اس کو پکڑنے لگے تو اس کی چادر پکڑنے والوں کے ہاتھ میں رہ گئی اور وہ ننگا وہاں سے مجاہد بھاگ گیا۔

ان کا ایک پادری ہے گوجرانوالے میں عنایت اللہ مجاہد اس کا نام ہے۔ اس کی تقریر تھی اوکاڑہ میں۔ میں بھی چلا گیا میں نے اسے یہی سوال لکھ کر بھیجا کہ مجاہد کیوں رکھا ہے آپ نے اپنا نام۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان تو انسان جانوروں کو بھی اپنے دفاع کا حق دیا ہے۔ کوئی جانور اڑ کر آپ سے اپنی جان بچالے گا‘ کسی کو اللہ نے سینگ دیئے ہیں وہ سینگ سے آپ کا مقابلہ کرے گا‘ کسی کو ڈنگ دیا ہے‘ کسی کو تیز دوڑنے کی قوت دی ہے وہ آپ سے اپنا دفاع کر سکتا ہے لیکن عیسائی کو دفاع کا کوئی حق نہیں دیا۔ ان کا عقیدہ ہے کہ تیرے ایک رخسار پر کوئی تھپڑ مارتا ہے تو تو دوسرا رخسار اس کے سامنے کردے‘ جانوروں سے گزر گیا۔ اگر کوئی تیرا چوغہ اتارتا ہے تو تو تہہ بندی بھی اتار کر اس کو دے دے‘ شریر کا مقابلہ نہ کر۔ اس لئے میں کہا کرتا ہوں کہ خدا نہ کرے خدا نہ کرے اگر انجیل کو بطور قانون نافذ کردیا جائے تو اس دن سورج بعد میں غروب ہوگا اور شرفاء پر قیامت پہلے ٹوٹ پڑے گی۔ کوئی شریف دنیا میں نہیں رہ سکتا۔ یہ جو یورپ نے شور مچایا ہے کہ سیاست الگ ہے دین الگ ہے یہ‘ اسی وجہ سے مچایا ہے۔ کیونکہ وہ اگر اس انجیل کو اپنی سیاست میں اپنا راہنما مان لیں تو ایک دشمن ملک اگر عیسائی سے ایک صوبہ چھینے تو اسے یہ حق حاصل نہیں کہ صوبہ واپس لے۔ بلکہ اسے یہ حکم ہے کہ دوسرا صوبہ بھی اس کے حوالے کردے۔

اگر ایک چور ایک پادری کے ایک کمرے کا سامان چرا کرلے جائے تو پادری کو یہ حق حاصل نہیں کہ

وہ سامان تلاش کرکے واپس لے بلکہ یہ ہے کہ چور کو تلاش کرکے دوسرے کمرے کا سامان بھی اسے دے دے۔ اگر کسی پادری کی ایک لڑکی کسی نے اغوا کرلی ہے تو اس پادری کا فرض ہے اغوا کرنے والے کو تلاش کرے اور دوسری لڑکی بھی اسے دے دے۔ تو میں نے اس پادری سے کہا کہ عیسائیت کو تو جانوروں سے بھی بدتر بنادیا گیا ہے کہ اس کو اپنے دفاع کا کوئی حق نہیں ہے وہ مجاہد اپنا لقب رکھتا ہے اور وہ مجاہد جو تمیں کھوٹے روپوں میں اپنے خدا کو بیچ کر بھاگ گئے ایسے لوگوں کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ اپنے نام کے ساتھ لفظ مجاہد لکھیں۔ اب وہ چٹ پڑھنے کے بعد اس نے سٹیج پر شور مچادیا کہ پولیس کہاں ہے' ہمارے جلسے کو خراب کیا جارہا ہے۔ میں سٹیج پر چلا گیا میں نے کہا آپ نے دس مسجدوں میں یہ رقعے لکھ کر بھیجے ہیں کہ۔ کوئی محمدی اگر ہم سے بات کرنا چاہے تو آئے۔ تو میں دس مسجدوں کی طرف سے نمائیدہ بن کر آیا ہوں جب آپ نے ہمیں بلایا ہے' تو آپ اب پانچ منٹ مجھے یہاں تقریر کا موقع دیں۔ سب نے شور مچادیا کہ یہ مسیحی سٹیج ہے۔ میں نے کہا آپ نے ہمیں دعوت دی ہے ہم آئے ہیں۔ آخر تھانیدار جو تھا وہ کہنے لگا مولوی صاحب " چھوڑو چوہڑے تو ہیں ہی " تو مقصد یہ ہے کہ اس پادری نے یہ جھوٹ بات کی غلط کہی کہ (معاذاللہ) قرآن پاک نے تواتر کا انکار کیا ہے تواتر کا نہیں بلکہ ایک جھوٹی افواہ جو پھیلا دی گئی تھی اس کا قرآن پاک نے انکار کیا ہے اس بیچارے کو تو' تواتر اور افواہ کا فرق ہی یاد نہیں۔ ہاں ایک خدشہ شاید آپ کے ذہن میں بھی ہوگا۔ منشاء کے ذہن میں بھی تھا' کہ چلو یہ بات مان لی کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ انہیں لٹکایا ہی نہیں گیا۔ لیکن اس واقعہ صلیب کے بعد جو بھی مثیل مسیح مراد' اس کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی تو کہیں دیکھا بھی نہیں گیا تاں۔ کہ وہ کہیں چلتے پھرتے دیکھے ہوں گئے ہوں۔ کہاں گئے وہ۔ تو قرآن پاک نے اس کا جواب دیا :

وماقتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ .

"بل" کے بعد "رفع" ماضی کا صیغہ ہے اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ سمجھا یہ رہے ہیں کہ جب کسی مثیل مسیح کو صلیب پر چڑھایا جارہا تھا اس سے پہلے زمانے میں مسیح علیہ السلام کو تو اٹھا بھی لیا گیا تھا۔ "وما قتلوہ یقیناً" کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یقینی طور پر کسی نے جان سے نہیں مارا تھا۔ "بل رفعہ اللہ الیہ" اب جب میں نے یہ ترجمہ کیا تو محمد منشاء کو بھی تھوڑا جوش آگیا اور ہلا اور پوچھا کہ جی "رفع" کا کیا معنی ہوتا ہے۔ میں نے کہا' آپ فرمادیں۔ مجھے جو آتا تھا کردیا ہے۔ کہنے لگا "رفع" کی بے شمار قسمیں ہوتی ہیں۔ میں نے کہا کوئی دو کروڑ' چار کروڑ کتنی ہوں گی۔ دس کروڑ قسمیں بھی ہوں مگر یہاں رفع جسمانی ہی ہے اور کوئی قسم نہیں۔ وہ کیسے؟ میں نے کہا کلام خود متعین کیا کرتا ہے کہ یہاں کون سے معنی مراد ہے۔

دیکھئے شیر کا لفظ حقیقی معنوں میں بھی ہزاروں مرتبہ دنیا نے استعمال کیا اور مجازی معنوں میں بھی

ہزاروں لاکھوں مرتبہ دنیا نے استعمال کیا۔ اس کے نہ حقیقی معنی کا کوئی انکار کر سکتا ہے اور نہ مجازی معنی کا کوئی انکار کر سکتا ہے لیکن آج تک کسی بات کرنے والے کو اپنے کلام میں شبہ واقع نہیں ہوا کہ یہاں یہ حقیقی معنوں میں ہے یا مجازی معنوں میں۔ مثلاً" میں فقرہ بولتا ہوں کہ ابھی اخبار میں خبر دیکھی کہ ایک شیر نے ایک آدمی پر حملہ کر دیا اور وہ بے چارہ آدھ گھنٹے بعد دم توڑ گیا اب اگر آپ یہاں دس ہزار اشعار پڑھ جائیں جن میں شیر کا معنی مجازی ہو بہادر کے معنی میں تو خبر سننے والے کا ذہن کبھی اس طرف نہیں جائے گا ہر آدمی یہی سمجھے گا کہ یہاں شیر سے مراد درندہ مراد ہے جانور۔ میں نے کہا میں دوسرا فقرہ بولتا ہوں بھئی تسلی رکھیئے ہمارا شیر غسل کر کے کپڑے پہن چکا ہے ابھی سٹیج پر آکر تقریر کرے گا۔ اب آپ ایک دو نہیں دس کروڑ اشعار اور فقرے اس میں پیش کر دیں جس میں شیر معنی درندہ آیا ہوں لیکن یہاں کوئی ان پڑھ بھی نہیں سوچے گا کہ اس کا معنی درندہ ہے۔ (بات سمجھ آرہی ہے کہ نہیں) جی' تو اس طرح سیاق و سباق کو دیکھا جاتا ہے جو سیاق و سباق اس آیت میں ہے وہی اب یہاں فرق فرض کر لیتے ہیں یہاں درس ہو رہا ہے تین چار آدمی بالفرض دوڑے آئے کہ فلاں کوٹھی جو تھی اس کے مالک کو اس کے دشمنوں نے گھیر لیا ہے اور وہ اس کو قتل کرنے آئے ہیں عین موقع پر اس کے دو دوست کار لے کر پہنچے اور وہ اس کو اٹھا کر لے گئے اور اس کی جان بچ گئی۔ اب کوئی آدمی یہ سمجھے گا کوئی بے وقوف سے بے وقوف بھی کہ یہاں اٹھانے کا معنی یہ ہے کہ اس کو تو دشمنوں نے مار دیا تھا اس کی چیرمنی کو اٹھا کر لوگ کار میں رکھ کر لے گئے یا اس کو تو مار دیا تھا وہ چونکہ حاجی صاحب ہے ان کا حج جو تھا وہ کار میں رکھ کر لے گئے تھے اس کا کوئی مرتبہ اس کی کوئی صفت کار میں رکھ کر لے گئے تھے۔ کوئی پرلے درجے کا بے وقوف بھی ایسی بات کہنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

آپ آخر یہاں کیا ترجمہ کریں گے کہ رفع رتبی بھی ہو سکتا ہے ناں مرتبہ۔ انسان کو آخری مرتبہ جو اللہ تعالیٰ دیتے ہیں وہ نبوت کا ہی ہوتا ہے اب انہیں خدا بنانا تھا آخر وہ رتبہ بتائیں کون سا رہ گیا تھا۔ جی رفع روح بھی مراد ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا رفع روح کے لئے پہلے شرط ہے کہ اس کا مردہ ہونا ثابت کیا جائے جو ثابت ہی نہیں اس لئے یہاں تو سوائے رفع جسمانی کے اور معنی کوئی ہو سکتا ہی نہیں۔ اب محمد منشاء دیکھ رہا ہے میری طرف۔ میں نے کہا آپ تو کہتے تھے بتیس مناظرے کئے ہیں اس مسئلہ میں اور میں بڑا ایکسپرٹ ہوں تو اس وقت تو آپ کو کوئی بات نہیں آرہی۔ اور آگے ہے :

وکان اللہ عزیزاً حکیما ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے دو وصف بیان فرمائے ایک عزیز ہونا' غالب ہونا اس سے بھی پتہ چلا کہ ایسا کوئی خرق عادت واقعہ بیان ہوا ہے۔ "خاص غلبہ" سے جس کا ذکر فرمایا اور پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت حکیم

بھی بیان فرمائی کہ آپ کو لاوقت مقررہ تک زندہ رکھنا اللہ تعالیٰ کی چند خاص حکمتوں کا خاص تقاضہ تھا۔ تو شبہ جو تھا وہ ختم ہوگیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کسی کو نظر نہیں آئے کہاں گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس اٹھالیا۔ ہاں ایک خلش ابھی ذہن میں باقی ہے وہ کیا؟ کہ کل نفس ذائقہ الموت . کے تحت ان پر موت آئے گی بھی یا نہیں۔ تو اس کا جواب اگلی آیت میں دے دیا :

وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ لیکون علیھم شھیدا .

قرآن پاک میں یہی ایک آیت ہے جہاں موت کا لفظ صراحتاً" آگیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق۔ لیکن اس زمانے کو موت سے قبل کا زمانہ قرار دیا گیا ہے کہ ضرور ضرور ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ یہ لوگ مسیح علیہ السلام پر اپنی موت سے پہلے ایمان لائیں گے یا مسیح علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان لائیں گے۔

اس پر محمد منشاء نے اعتراض کیا کہنے لگا کہ جی اس کا تو مطلب ہے کہ سب ایمان لائیں گے۔ میں نے کہا "یہ سب" ابھی بھولا نہیں آپ کو۔ تو جو مر رہے ہیں وہ کیا کریں گے؟ میں نے کہا دنیا جب بات کرتی ہے یہ سمجھ کر کرتی ہے کہ لوگ بات کو سمجھ جاتے ہیں۔ مرزے کا اپنا بھی یہ تھا کہ جو میں بات کرتا ہوں نہ مجھے سمجھ آتی ہے نہ کسی اور کو سمجھ آتی ہے۔ اس لئے ایک بات کو بیس مرتبہ دھراتا تھا کہ اس کا مطلب یہ سمجھ آیا' اب اس کا مطلب یہ سمجھ آیا' اور اب یہ سمجھ آیا۔ میں نے کہا' میں بات ان لوگوں میں کر رہا ہوں جو بات سمجھنے کا سلیقہ رکھتے ہیں۔ کہ جی سب ایمان لائیں گے۔ میں نے کہا چلو سب ہی ہوجائے گا مگر اس زمانے کے۔ یہ کیسے۔ میں نے کہا اس کو بالکل ایک عام فہم مثال سے سمجھو۔ میں نے کہا ان ماسٹر احسان صاحب کے نرینہ اولاد نہیں ہے ماسٹر احسان صاحب یہاں بیٹھے اب یہ کہیں کہ بھئی دیکھو جس دن اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا دیا میں انشاء اللہ پورے محلے کی دعوت کروں گا یہ وعدہ ان کا صحیح ہے یا نہیں۔ قابل قبول ہے ناں۔ اس وعدے کا مطلب کیا ہوگا جس دن یعنی آج سے دس سال بعد پندرہ سال بعد بیس سال بعد ماسٹر احسان صاحب کے ہاں لڑکا ہوگا اس دن جو لوگ محلے میں رہتے ہوں گے ان کی دعوت ہوگی۔ اس کا یہ مطلب سمجھنا کہ اس مجلس میں جو بیٹھے ہیں نہ ان میں سے کوئی مرے گا اور نہ محلے میں کوئی اور پیدا ہوگا۔

اس مجلس والوں کی دعوت کر رہے ہیں یہ سمجھنا درست نہیں یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ ماسٹر احسان صاحب کو بیٹا دیں گے۔

ادارہ کا

قادیانی شبہات کے جوابات

سوال نمبر۵۰ : علامت نمبر۹ مسیح موعود کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ فوت ہو گا' اور آنحضرت ﷺ کی قبر میں داخل کیا جائے گا' مرزا نے اپنی کتاب حقیقت الوحی صفحہ ۳۱۳ اور روحانی خزائن صفحہ ۳۲۶ جلد ۲۲' پر اس کی تاویل یہ کی کہ اسے حضور ﷺ کا قرب نصیب ہو گا۔ ظاہری تدفین مراد نہیں اس لئے کہ حضور ﷺ کا روضہ طیبہ کھولا گیا تو اس سے آپ ﷺ کی توہین لازم آئے گی۔

جواب : روضہ طیبہ کی دیواروں کو توڑا نہیں جائے گا ایک دیوار جالی مبارک والی ہے جہاں پر کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھا جاتا ہے اس میں تو دروازہ موجود ہے مسلم سربراہان اور آنحضرت ﷺ کے روضہ اقدس اور مسجد نبوی ﷺ کے خدام کے لئے کھولا جاتا ہے آگے والی دیوار مبارک جس پر پردہ مبارک ہے قبور مقدسہ تک جتنی دیواریں یا پردے ہیں ان سب میں دروازے موجود ہیں بعد میں ان کو ہی چن دیا گیا جب عیسیٰ علیہ السلام کی تدفین ہو گی تو معمولی سی کوشش سے ان دروازوں کو دوبارہ کھول دیا جائے گا اس سے آپ ﷺ کی توہین نہ ہو گی نیز یہ کہ آپ ﷺ کے فرمان اقدس کو پورا کرنے کے لئے تمام رکاوٹوں کو دور کرنا آپ ﷺ کی عین اطاعت ہے نہ کہ توہین' حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ میں آپ کے بعد زندہ رہوں تو آپ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کے ساتھ دفن کی جاؤں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیسے ممکن ہے کیونکہ وہاں چار قبروں میری ﷺ ' ابوبکر' عمر' عیسیٰ علیہ السلام کے سوا' اور جگہ ہی نہیں۔ (کنزالعمال بہ حاشیہ مسند احمد صفحہ ۵۷ جلد نمبر۶)

یہی وجہ ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مرض الوفات تھا تو آپ نے فرمایا کہ میری تدفین جنت البقیع میں ہو۔ آپ کے عزیزوں نے درخواست کی کہ آپ ﷺ کے پہلو میں ایک قبر مبارک کی جگہ باقی ہے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس کی ریزرویشن نبی علیہ السلام نے عیسیٰ علیہ السلام کے لئے فرمادی ہے۔ وہی یہاں پر دفن ہوں گے چنانچہ آج تک روضہ شریف میں وہ جگہ' پکار پکار کر مرزائیت کے غلط عقائد کا اعلان کر رہی ہے۔ تو یہ حدیث شریف ظاہر کر رہی ہے کہ قبر بمعنی مقبرہ ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الجنائز صفحہ ۱۴۳ پر ایک ساتھ دو حدیثیں ہیں ایک ہی امر سے متعلق ایک حدیث شریف میں قبر کا لفظ ہے۔ دوسری حدیث شریف میں مقبرہ کا لفظ ہے۔ ایک ہی امر کے لئے ایک ہی حدیث میں قبر' اور دوسری میں اسی امر سے متعلق مقبرہ کا لفظ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ قبر بمعنی مقبرہ بھی مستعمل ہے۔

مرقا بر حاشیہ مشکوٰۃ کتاب الفتن صفحہ ۵۱۳ پر ہے کہ فیدفن فی الحجرۃ الشریفۃ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ قبر بمعنی مقبرہ ہے۔ قرآن مجید میں بھی بعض جگہ فی بمعنی مع کا مستعمل ہے۔ جیسے فرمایا "بورک من فی النار"" نمل یعنی موسیٰ علیہ السلام پر برکت نازل کی گئی جو آگ کے قریب تھا' نہ کہ اندر' چنانچہ تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۴۳۶ پر اسی آیات کے تحت علامہ رازی فرماتے ہیں۔ " وھذا اقرب لان

القریب من الشی قد یقال انہ فیہ "۔ کبھی کبھار قریب ترین کے متعلق کہہ دیا جاتا کہ یہ بھی اس میں ہے۔

خود ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۶ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ ممکن ہے کہ کوئی مثیل مسیح ایسا بھی آجائے جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔ اس حوالہ میں بھی مرزا نے قبر معنی مقبرہ یعنی روضہ کے تسلیم کیا ہے۔ تو حضور ﷺ کا یہ فرمانا کہ فیدفن معی فی قبری کہ عیسیٰ علیہ السلام میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہونگے اس کا یہی معنی ہے کہ میرے ساتھ میرے مقبرہ میں دفن ہونگے۔

سوال نمبر ۵۱ : یاجوج ماجوج سے مراد مرزا صاحب نے روس اور امریکہ لیا ہے کہ ان پر عذاب نازل ہوگا حالانکہ ان کو تبلیغ نہیں ہوئی۔

جواب : وہ ایک قوم ہے کہاں ہے اس کے ہم ذمہ دار نہیں۔ بے شمار ایسی چیزیں ہیں جن کی ابھی تک دریافت نہیں ہوئی اس کا یہ معنی تو نہیں کہ جس کی چیز کا ہمیں علم نہ ہو وہ چیز بھی نہ ہو۔ مرزا قادیانی نے بھی لکھا ہے کہ عدم علم سے عدم شئی لازم نہیں آتا۔ حقیقت الوحی صفحہ ۱۱۷ اور روحانی خزائن صفحہ ۱۲۰ جلد ۲۲

آج سے ڈیڑھ دوسو سال پہلے امریکہ کا کسی کو علم نہ تھا آج اگر دجال کے گدھے کی کیفیت ایک عجوبہ معلوم ہوتی ہے تو یاد رکھئے کہ کل یہ عجوبہ نہ ہوگا۔ ایک سفر میں مجھے ایک ماہی پروری کے پروفیسر ناروے میں ملے انہوں نے بتایا کہ سائبریا میں ایسی مچھلی پائی جاتی ہے جو بیک وقت اڑھائی ہزار انسان کا لقمہ بنا سکتی ہے۔ فرمایئے آج سے ایک صدی پہلے کوئی یہ بات کہتا تو دنیا کیا سے کیا طوفان قائم کردیتی۔

آدم علیہ السلام کی اولین اولاد کو کوئی کہتا کہ لوہا فضا میں پرواز کرے گا کون مانتا۔ مگر آج ایک حقیقت ہے آپ کی سوچ اور اعتراض چیونٹی جیسے ہیں جیسے کان میں کہہ دیا جائے کہ ہاتھی سومن وزن اٹھا سکتا ہے تو وہ تڑپ تڑپ کر مرجائے گی۔ مرزائی بھی ہزار تڑپیں یاجوج ماجوج ایک قوم ہیں گدھا اتنے فاصلے کے کانوں والا ہوگا۔ مجھے اپنی آنکھوں دیکھی چیز پر شبہ ہوسکتا ہے مگر نبی ﷺ کے فرمان پر شبہ نہیں ہوسکتا۔

آپ کا یہ کہنا کہ یاجوج ماجوج کو تبلیغ نہیں ہوئی تو پھر ان پر عذاب کیوں آئے گا۔ یہ بھی غلط ہے ان کو تبلیغ ہوچکی ہے اس کا ثبوت بھی حدیث شریف میں ہے کہ وہ ہر روز اس دیوار کو چاٹتے ہیں بالآخر تھک کر چلے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ باقی کل مگر انشاءاللہ نہیں کہتے' جس روز ان کا خروج اللہ رب العزت کو منظور ہوگا' تو وہ اس دن انشاءاللہ کہیں گے کہ باقی دیوار کل انشاءاللہ گرائیں گے۔ ان کا انشاءاللہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو تبلیغ ہوچکی ہے۔

سوال نمبر ۵۲ : مرزا نے کہا کہ وہ گدھا دجال کی ملکیت ہوگا۔ نہ کہ اس کی سواری۔

جواب : اگر دجال سے مراد انگریز ہیں اور ان کے گدھے سے مراد ریل ہے اور وہ ملکیت ہوگی نہ کہ سواری' اس کا معنی یہ ہے کہ ریل صرف انگریز کی ملکیت ہوتی اور وہ بھی اس پر سواری نہ کرتے۔ نمبر ۲ کسی اور کی ملکیت نہ ہوتی پھر حدیث شریف میں ملکیت کا لفظ نہیں بلکہ یہ ہے کہ وہ ایک گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ چالیس ہاتھ ہوگا۔ (مسند احمد' حاکم) سواری کے الفاظ کو آپ جس طرف ہیر پھیر کریں یہ تحریف کے زمرہ میں آئے گا۔ گدھے کے ایک کان سے دوسرے کان تک چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا۔ قادیانی کہتے ہیں کہ ریل اتنی لمبی ہوتی ہے۔ یہ دلیل ہے کہ مراد ریل گاڑی ہے۔ ایک کان سے دوسرے کان تک اتنا لمبا فاصلہ ہوگا۔ ظاہر ہے کہ مراد اس سے چوڑائی ہے' نہ کہ لمبائی۔ ریل گاڑی جتنی چاہے لمبی ہو

چوڑائی تو کہیں بھی چالیس ہاتھ نہیں ہے۔ دجال کے گدھے کے پیٹ میں قمقمے جلتے ہوں گے۔ یہ مرزا طاہر کی کذب بیانی ہے۔ کہیں نہیں لکھا۔ ہمت ہے تو حوالہ لائیں۔ " وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوالنار "

سوال نمبر ۵۳ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر کیا کھاتے ہوں گے یا پیتے ہوں گے۔ کہاں رفع حاجت کرتے ہوں گے۔

جواب : جو میزبان ہو اس کو مہمان کی فکر ہوتی ہے عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر مہمان ہیں اللہ رب العزت ان کے میزبان ہیں' جن کے میزبان اللہ تعالیٰ ہوں اس کے بارے میں قادیانیوں کو اس کی فکر نہیں کرنی چاہئے مرزائی کرم فرما۔ اس طرح سوال کرتے ہیں کہ کھاتے کیا ہوں گے جس طرح کہ مرزائیوں نے وہاں آسمانوں پر ہوٹل کھولنا ہو' کہ ان کی مرضی کی ڈش تیار کریں۔ کبھی کہتے ہیں کہ جی حجامت بڑھ گئی ہوگی جس طرح مرزائیوں نے وہاں پر حمام کھولنا ہو' کبھی کہتے ہیں کہ جی عیسیٰ علیہ السلام پیشاب کہاں کرتے ہوں گے۔ ایسے بیہودہ اعتراض کا مولانا ثناء اللہ امرتسری نے یہ جواب دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فلش سسٹم کا انتظام کرکے آسمانوں سے گٹر کا پائپ لگا کر مرزا قادیانی کی قبر میں فٹ کردیا ہے۔ خیر یہ تو ہوا لطیفہ اب جواب سنئے۔

حدیث شریف میں ہے رحمت عالم ﷺ نے فرمایا ایک وقت آئے گا کہ کھانے پینے کی تمام اشیاء پر دجال کا قبضہ ہوگا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ آقا ﷺ پھر مسلمان کیا کھائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو وہ غذا کفایت کرے گی جو آسمان والوں کی غذا ہے' صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا کہ آقا ﷺ آسمان والوں کی کیا غذا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی تحمید و تقدیس۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۷۷ باب العلامات بین یدی الساعۃ بحوالہ ابوداود الطیالسی و احمد) اس حدیث شریف نے عقدہ حل کردیا کہ آسمان والوں کی غذا حمد و تقدیس باری تعالیٰ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر ہیں تو ان پر آسمان والوں کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

جواب نمبر ۲۔ انسانی و ملکوتی دونوں صفات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام متصف ہیں کیونکہ والدہ مریم انسان تھیں اس لحاظ سے ان میں بشری صفات ہوئیں' بغیر باپ کے پیدا ہوئے روح القدس کی پھونک سے تو ملکوتی صفات بھی ہوئیں' جب تک زمین پر تھے انسانی تقاضوں پر عمل کرکے کھاتے پیتے تھے۔ اور آسمانوں پر ملکوتی صفات کا مظہر ہیں تو ان کی غذا حمد و تقدیس ہے جب واپس تشریف لائیں گے تو زمین پر پھر انسانی صفات کے مطابق کھانا شروع کردیں گے۔

سید نفیس الحسینی مدظلہ فرماتے ہیں

قادیانیوں سے کتابت میں بھی تعاون کرنا حرام ہے

ضبط تحریر: مولانا اللہ وسایا

قطب الارشاد شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلیفہ مجاز' پیر طریقت حضرت اقدس سید انور حسین نفیس الحسینی دامت برکاتہم کی خدمت میں لاہور گزشتہ دنوں حاضری کی توفیق نصیب ہوئی۔ آپ نے دوران گفتگو ایک واقعہ بیان فرمایا جو قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

حضرت اقدس سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم نے فرمایا کہ تقسیم سے تقریباً" نصف صدی قبل سیالکوٹ کا غلام قادر فصیح پریس پنجاب بہت مشہور تھا۔ ملتان تک کے لوگ اچھی طباعت کے لئے سیالکوٹ آتے تھے۔ ملتان کے پیران میں سے مرید حسین کے خلیفہ اعظم جناب صابر ملتانی بہت معروف آدمی تھے۔ نشرواشاعت کے شعبہ سے تعلق تھے۔ وہ سیالکوٹ اسی پریس سے کام کرانے کے لئے آئے۔ پریس میں معروف کاتب سید محمد عالم شاہ صاحب بہت اچھے کاتب تھے۔ ان کو صابر ملتانی اپنے ساتھ ملتان لے گئے۔ اسی طرح ان کے بھائی نیک عالم شاہ صاحب بھی ملتان منتقل ہوگئے۔ حضرت اقدس سید نفیس الحسینی مدظلہ نے فرمایا کہ کچھ عرصہ بعد میرے والد صاحب بھی ملتان تشریف لے گئے اور عرصہ تک ملتان میں کتابت کا کام کرتے رہے۔جب دادا صاحب کا ۱۹۱۴ء میں انتقال ہوا تو والد صاحب سیالکوٹ واپس تشریف لائے۔

صابر ملتانی بہت سکہ بند سچے مسلمان تھے لیکن بدقسمتی سے ان کا لڑکا فخرالدین ملتانی قادیانی ہوگیا۔ فخرالدین قادیان میں رہنے لگا اور قادیانی میں ہی مرزا قادیانی اور دوسرے قادیانیوں کی کتابیں شائع کرنا شروع کیں۔ قادیانی کتب کی نشرواشاعت کے لئے فخرالدین ملتانی نے بک ڈپو قائم کیا۔ ملتان قیام کے دوران نیک عالم شاہ صاحب سے فخرالدین ملتانی کی شناسائی تھی۔ اس نے نیک عالم شاہ

صاحب سے قرآن مجید بھی کتابت کرایا۔

فخرالدین ملتانی کا قادیان میں اچھا خاصا کاروبار تھا۔ مرزا بشیرالدین محمود کی بدکاری و عیاشی‘ رنگین و سنگین وارداتوں پر اسے اطلاع ہوئی تو اس نے مرزا محمود خلیفہ قادیان پر تنقید کی۔ یہ تنقید آگے چل کر سخت مقابلہ بازی کی شکل اختیار کرگئی۔ فخرالدین ملتانی نے قادیان سے نیک عالم شاہ کو خط لکھا جس میں ساری صورتحال گوش گزار کی اور نیک عالم شاہ سے مرزا محمود کے خلاف اشتہار لکھوایا اور شائع کرکے قادیان کے درودیوار پر چسپاں کردیا۔ اشتہار لگتے ہی قادیان میں بھونچال آگیا۔ مرزا محمود نے قدموں سے زمین نکلتی دیکھی تو فخرالدین ملتانی اور نیک عالم شاہ کو قتل کرنے کے لئے قادیانی غنڈوں کی ڈیوٹی لگادی۔ فخرالدین نے قایان کی فضا میں کشیدگی محسوس کی تو تھانہ میں رپورٹ درج کرانے کے لئے گئے۔

فخرالدین ملتانی پر قاتلانہ حملہ

فخرالدین ملتانی اور نیک عالم شاہ دونوں قادیان پولیس اسٹیشن رپورٹ درج کرانے گئے تو قادیانی غنڈوں نے فخرالدین ملتانی کو چھرا گھونپ دیا۔ نیک عالم شاہ بھاگے اور قادیان کے ایک ماچھی کے گھر میں سارا دن چھپے رہے۔ رات کو وہاں سے نکلے اور سیالکوٹ آگئے۔ محمد عالم اور نیک عالم شاہ صاحب نے صابر ملتانی کو ملتان میں اطلاع دی کہ آپ کے قادیانی لڑکے فخرالدین ملتانی کو قادیان میں قادیانیوں نے چھرا مار کر زخمی کردیا ہے۔ صابر ملتانی قادیان گئے‘ فخرالدین کو تلقین کی اور قادیانیت سے تائب ہونے کی ترغیب دی لیکن فخرالدین پر قادیانیت کی ایسی نحوست سوار تھی کہ وہ مسلمان نہ ہوا۔ وہ بشیرالدین مرزا کے بارے میں تو کہتا تھا کہ وہ غلط ہے‘ لیکن مرزا غلام احمد کو نہ صرف صحیح کہتا بلکہ اس کو نبی بھی تسلیم کرتا۔ غرض قادیانی ہونے کی حالت میں یہ مردود مرگیا۔ تو صابر ملتانی اپنے قادیانی بیٹے کے جنازہ میں شریک نہ ہوا بلکہ ملتان واپس آگیا۔ فخرالدین کا بیٹا مظہر ملتانی بھی قادیانی تھا اور باپ کے ساتھ ہی قادیان میں رہتا تھا۔ یہ بھی ساری زندگی مرزا بشیر کے خلاف رہا۔ کمالات محمودیہ‘ تاریخ

محمودیت اور دیگر کتب مرزا محمود کے گھناؤنے کردار کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے شائع کرائیں۔ یہ بھی قادیانی تھا۔ مرزا محمود کو برا کہتا تھا لیکن مرزا قادیانی کا کردار اس سے او جھل تھا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزا محمود دونوں باپ بیٹا ایک ہی سکہ کے دو رخ تھے۔

مظہر ملتانی قادیانی

حضرت اقدس سید انور حسین نفیس الحسینی دامت برکاتہم نے مزید فرمایا کہ ایک دفعہ مظہر ملتانی قادیانی قادیانیوں کی لاہور میں عبادت گاہ گڑھی شاہو کی پیشانی کے لئے کلمہ طیبہ لکھوانے کے لئے آیا۔ میں نے اسے سختی سے ڈانٹ دیا کہ تمہیں یہ جرات کس طرح ہوئی کہ میں قادیانیوں کا کام کروں گا۔ ایک دفعہ ایک پریس والے کا رقعہ لے کر ایک شخص آیا کہ یہ نظم کا کام کرانا چاہتے ہیں۔ نثر کے کام کی نسبت کاتبوں کے لئے نظم کا کام کرنا آسان ہوتا ہے۔ رقعہ میں تحریر تھا کہ جو آپ ریٹ کہیں گے یہ آپ کو دیں گے۔ یہ بات میرے مزاج کے خلاف تھی۔ تاہم کام کی آسانی اور پریس والوں کی شناسائی کے باعث اس آدمی کو میں نے بٹھالیا اور مسودہ دیکھا تو وہ مرزا غلام احمد کا کلام تھا۔ نامراد مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا اور صدمہ ہوا۔ پریس والے جس نے رقعہ لکھا تھا اس پر بھی افسوس ہوا۔ سوچا کہ میرے اندر کوئی کمی ہوگی کہ کفر مجھ سے کافرانہ کلام لکھوانے کی امید سے میرے دروازے پر آگیا۔ استغفار کیا اور اس آدمی کو چلتا کیا۔

فرمایا کہ زندگی بھر کسی قادیانی کا کوئی کام نہیں کیا۔ فرمایا کہ یہ واقعات اس لئے بیان کردیئے ہیں کہ دوسرے خوشنویس حضرات کو نصیحت ہو کہ وہ مسلمان ہو کر قادیانیوں کا کام نہ کریں۔ یہ بھی قادیانیت سے اعانت کے زمرے میں آتا ہے جو شرعاً حرام ہے۔

صحاح ستہ کی اہمیت وفضیلت

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

مولانا محمد حنیف ندوی (مطالعہ حدیث) میں رقمطراز ہیں کہ احادیث کی تعداد ہزاروں سے بڑھ کر لاکھوں تک پہنچتی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے سات لاکھ پچاس ہزار روایات میں سے تقریباً ۴۰ ہزار کو منتخب کیا۔ سیوطی نے ”جمع الجوامع“ میں ایک لاکھ کے قریب احادیث ترتیب دیں۔ علماء اور نقاد کے نزدیک احادیث کے مجموعوں کے چار طبقات ہیں۔

(۱) پہلا طبقہ موطا، صحیح بخاری اور مسلم کا ہے۔

(۲) دوسرا طبقہ ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند احمد اور نسائی کا ہے۔

(۳) تیسرا طبقہ مسند ابن ابی شیبہ، مسند اطیالسی، طحاوی، بیہقی اور طبرانی وغیرہ کا ہے۔

(۴) یہ غیر مستند کوششوں پر مبنی ہے جیسے ابی الشیخ وغیرہ۔

پہلا اور دوسرا طبقہ ہمارا علمی اور تہذیبی ورثہ ہے۔ ان مجموعوں کے مولفین فن حدیث کے امام اور نقاد تھے۔ یہ مجموعے اسناد اور صحت کے لحاظ سے اعلیٰ مرتبہ رکھتے ہیں۔

موطا

یہ ایسی کتاب ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز تالیف ہے۔ اس میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل، فتاوی اور سنت کی تفصیلات موجود ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ” موطا سے زیادہ کتاب میرے علم میں نہیں آئی۔ “ بقول شاہ عبدالعزیز موطا صحیحین کے لئے ماں کی مثل ہے۔ اس میں ۱۷۲۰ احادیث درج ہیں۔ موطا حدیث وفقہ کا ایک خزانہ ہے۔ یہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہے۔ چالیس روایات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان صرف دو راویوں کا واسطہ ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے دادا ابوعامر رحمۃ اللہ علیہ بدر کے علاوہ تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔

صحیح بخاری

اس کے مولف امام عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بلاد اسلامی میں خود گھوم پھر کر احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سینوں سے حاصل کیں۔ محدثین کو ملے۔ بڑی جانچ پرکھ کے بعد

احادیث کو شامل کیا۔ شام، مصر، اور الجزیرہ دو دفعہ گئے۔ بصرہ چار مرتبہ گئے۔ حجاز میں پورے چھ سال بسر کئے۔ نیز بغداد و کوفہ کے بے شمار پھیرے لگائے۔ ۲۵۶ھ میں سمرقند کے قریب وفات پائی۔ یہ احادیث کی ایک عظیم المرتب کتاب ہے۔ یہ آئینہ انوار رسالت بھی ہے اور احادیث کا ایک وسیع ذخیرہ بھی۔ امام نووی فرماتے ہیں۔ " قرآن حکیم کے بعد کتب حدیث میں صحیح بخاری اور مسلم ہیں۔ " امام مسلم فرماتے ہیں فن حدیث میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ اہل اسلام کا اور امام نسائی اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ جیسے علماء کا اس مجموعہ حدیث پر مکمل اتفاق ہے۔ اہل قبولیت کی وجوہات یہ ہیں۔ مثلاً" اس کے دامن میں مستند ترین احادیث کا ذخیرہ ہے۔ امام صحیح کی شرائط قبول حدیث سخت اور کڑی ہیں۔ اس کے ابواب میں فقہ کے مسائل بھی ہیں جو استدلال کی بنیاد پر درج ہیں۔ اس کے مضامین جامع ہیں۔ اثار صحابہ رضی اللہ عنہم غریب القرآن اور ارباب سیر اس میں درج ہیں۔ بقول ابن حجر اس میں ۷۳۹۷ احادیث شامل ہیں۔

صحیح مسلم

صحاح ستہ میں اس کا دوسرا نمبر ہے۔ صحت واسناد کے لحاظ سے اس کا چرچہ پورے عالم اسلام میں ہوا۔ امام مسلم نیشا پور میں اس دور میں پیدا ہوئے جب اسلامی علوم کا فروغ عام تھا۔ آپ ۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے۔ طلب حدیث کے شوق میں آپ نے عراق، شام و حجاز، بغداد کا سفر کیا۔ آپ نے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، اسحاق اور یحیٰی نیشاپوری سے استفادہ کیا۔ صحیح مسلم کے علاوہ مسند کبیر، جامع کبیر اور کتاب العلل آپ کی تالیفات ہیں۔ بقول حافظ ابو علی نیشاپوری۔ " اس آسمان کے نیچے صحیح مسلم سے زیادہ صحیح اور کوئی کتاب نہیں پائی جاتی۔ " اس میں ایسی احادیث (رباعیات) بھی ہیں جن میں راوی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیاں صرف چار ہی رواۃ کا واسطہ ہے۔ مسلم کی جو شرحیں لکھی گئی ہیں ان کی تعداد ۱۵ بنتی ہے۔ مثلاً" شرح نووی، شرح قرطبی، شرح سیوطی، شرح القسطلانی وغیرہ۔

جامع ترمذی

اس کے مولف محمد بن عیسیٰ ترمذی ہیں۔ ولادت ۲۰۰ھ میں ہوئی۔ جامع ترمذی سلسلہ صحاح کی تیسری اہم کڑی ہے۔ اس کے دامن میں سنن کا ایک بڑا قیمتی ذخیرہ سمٹا ہوا ہے۔ اسے سنن ترمذی بھی کہا جاتا ہے۔ خطیب نے اسے الصحیح کہا۔ اس کی ترتیب فقہی انداز پر ہے۔ صحیح و حسن احادیث کے علاوہ غریب احادیث بھی درج ہیں۔ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور مختلف اسلامی ممالک کے علماء کی آراء بھی شامل ہیں۔ آپ نے یہ کتاب حجاز و عراق اور خراسان کے علماء کو دکھائی۔ سب نے اسے بہت پسند کیا۔ علامہ ذہبی فرماتے ہیں۔" جس کے گھر میں یہ کتاب موجود ہو وہ سمجھ لے کہ گویا اس کے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس بول رہے ہیں۔ " حافظ

ابن کثیر کے مطابق اس کتاب کی ترتیب عمدہ ہے اور تکرار کم سے کم ہے۔ شاہ عبدالعزیز نے اس کی خصوصیات یہ بیان کیں۔

(۱) حسن ترتیب' تکرار نہیں ہے۔

(۲) فقہاء کے مسالک کا ذکر ہے اور استدلال کی بناء پر کام کیا ہے۔

(۳) احادیث کی اقسام واضح کی گئی ہیں۔

(۴) راویوں کے نام اور القاب بھی درج کئے ہیں۔

اس کی بے شمار شرحیں لکھی گئیں۔ مثلاً" شرح حافظ ابن سید الناس' شرح قاضی ابی بکر وغیرہ' شرح حافظ ابن حجر عسقلانی۔

سنن ابی داؤد

صحاح ستہ کی چوتھی کڑی ہے۔ ابی داؤد تحصیل حدیث کے لئے عراق' شام' مصر و خراسان گئے۔ آپ کے مشائخ امام بخاری' امام مسلم' امام احمد بن حنبل' امام ابی شیبہ' اور قتیبہ بن سعید تھے۔ امام نسائی نے ان سے علم حاصل کیا۔ آپ نے ۵ لاکھ میں سے صرف چار ہزار آٹھ سو روایات منتخب کیں۔ آپ کی احادیث کا یہ مجموعہ بڑی پسندیدگی سے دیکھا جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے اس مجموعے کو پسند فرمایا۔ بقول خطابی۔" یہ ایک عمدہ کتاب ہے جس میں دین کا علم ہے۔" یحییٰ بن زکریا نے سنن ابی داؤد کو اسلام کا ستون قرار دیا۔ ابن سبکی نے اسے دیوان اسلام قرار دیا۔ علامہ نووی کے مطابق یہ احکام اور مسائل پر مبنی ہے۔ امام ابن قیم' نووی اور خطابی' مقدسی سیوطی وغیرہ نے اس کی شرحیں لکھیں۔ بقول حاکم۔" ابوداؤد اپنے دور میں امام حدیث کی حیثیت سے مشہور تھے۔"

ابن ماجہ

آپ کا یہ مجموعہ ایک ہزار پانچ سو ابواب اور چار ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ آپ تحصیل حدیث کے شوق میں عراق' مصر اور شام تک گئے۔ بقول ابن کثیر۔" یہ کتاب ان کے علم پر دلالت کرتی ہے۔ علامہ سیوطی اور امیری نے ابن ماجہ کی شرحیں تحریر کیں۔"

سنن نسائی

ابو عبدالرحمٰن بن احمد الخراسانی ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے۔ حدیث و سنن کے امام تھے۔ آپ کی احادیث کا مجموعہ بڑا مفید ہے اور مستند بھی۔ پہلے آپ نے ایک طویل اور بڑی کتاب لکھی بعد میں اس مجموعے کی تلخیص بنائی اور صحیح احادیث شامل کیں۔ اس مجموعے کو المجتنیٰ اور المجتبیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی چھان بین کے بعد تیار شدہ منتخب مجموعہ۔ بقول سید جمال الدین افغانی۔" یہ مجموعہ اختصار پر مبنی ہے اور قدر کا حامل ہے۔ اور امام حاکم و خطیب علامہ ذہبی نے اس مجموعے کو بہت پسند کیا"

خوفناک انکشاف

مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی مدظلہ فرماتے ہیں

ضبط تحریر: مولانا اللہ وسایا

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی مدظلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مسلم کالونی (ربوہ) میں منعقد ہونے والے سالانہ رد قادیانیت و رد عیسائیت کورس پر گذشتہ شعبان ۱۴۱۸ھ کو (ربوہ) تشریف لائے۔ جمعہ کو عصر کے قریب پہنچے' عصر کے بعد مجلس لگی۔ فقیر راقم الحروف اور مولانا عبداللطیف مسعود سے حضرت مولانا محمد امین اوکاڑوی نے فرمایا۔

کہ جب ۱۹۸۴ھ میں سیالکوٹ اسلم قریشی کے اغوا کے رد عمل میں قادیانیوں کے خلاف تحریک چل رہی تھی تو مجھے گوجرانوالہ سے بہت زیادہ دعوتیں ملنا شروع ہوگئیں۔ غیر مقلدین کے خلاف تقریروں کا گوجرانوالہ میں بھرپور مربوط سلسلہ چل نکلا۔ غیر مقلدین کے شمشاد سلفی بھی میدان میں آدھمکے تو اب مناظرہ چیلنج' اشتہار بازی' تقریر' دھواں دھار بیانات ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد گوجرانوالہ میں میرا داخلہ بند کردیا گیا۔ مگر تعمیل نہ ہوئی تھی میں چھپ چھپا کر جا پہنچا' گھر جاکھ کی مسجد میں تقریر ہونا تھی۔ مگر مسجد انتظامیہ نے ضلعی حکام کے پریشر پر تقریر کرانے سے انکار کردیا۔ ساتھیوں نے جامع مسجد نور نصرۃ العلوم میں جمعہ کا اہتمام کردیا۔ میں وہاں گیا۔ جمعہ پر بیان شروع ہوا تو مجسٹریٹ' ڈی ایس پی' دیگر پولیس عملہ سمیت تعمیل کے لئے آموجود ہوئے۔ حضرت مولانا فاروق صاحب مدظلہ نے مجسٹریٹ سے کہا کہ مولانا کی تقریر شروع ہوچکی ہے وہ مکمل ہوجائے۔ جمعہ کے بعد ہم تعمیل کرادیں گے۔ اس پر ڈی ایس پی نے کہا کہ ہم نے ان کو ضلع کی حدود سے بھی باہر کرنا ہے۔ فاروق صاحب نے فرمایا ٹھیک ہے' جمعہ کے بعد مولانا کو ہم اپنی گاڑی میں بٹھادیں گے۔ ان کے ساتھ آپ اپنی پولیس کی گاڑی لگادیں۔ وہ ضلع کی حدود سے باہر چھوڑ آئے۔ ڈی ایس پی نے کہا کہ نہیں میں تو ابھی تعمیل کراؤں گا۔ اس پر فاروق صاحب نے اس کے طمانچہ جڑدیا۔ مجسٹریٹ نے بیچ بچاؤ کرادیا۔ مگر ڈی ایس پی کاغذات پابندی لے کر منبر کے قریب آکر بیٹھ گیا۔ میری تقریر جاری تھی۔ مجھے خیال بھی نہ تھا کہ باہر کیا ہوا' یا اب کیا ہونے والا ہے۔ جمعہ ہوا تو محراب کے دروازے سے مجھے نکالا گیا۔ پیچھے سے کسی نے میری قمیض پکڑی مگر میں سمجھا کہ کوئی عقیدت مند مصافحہ کے لئے متوجہ کرنا چاہتا ہوگا۔ میں اس پر توجہ دیئے بغیر محراب سے باہر آیا تو گلی میں گاڑی کھڑی تھی۔ مجھے اس پر بٹھاکر شہر سے چلتا کیا گیا۔ جمعہ کے بعد پولیس نے جب تیاری کی تو میں ان کے ہاتھ سے باہر نکل چکا تھا۔ اب ہم پر مقدمہ قائم ہوگیا۔ گوجرانوالہ کے دوستوں نے ضمانتیں کرالیں میں

بھی قبل از گرفتاری عبوری ضمانت کرانے میں کامیاب ہوگیا۔ ضمانت کنفرم کرانے کے لئے پیشی پر پیشی پڑ رہی تھی۔ مجھے ملتان سے جانا پڑتا' پولیس ریکارڈ ہی پیش نہ کرتی' تو ایک پیشی پر میں اس ڈی ایس پی کو ملنے کے لئے چلا گیا۔ مجھے دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا تپاک سے ملا فرمایئے مولانا اوکاڑوی کیسے مزاج ہیں۔ آپ کی تقریر سنی' آپ بہت اچھا معتدل اور مدلل کلام کرتے ہیں۔ آپ کی تقریر سے اس دن بہت متاثر ہوا' بس وہ بدمزگی ہوگئی۔ پرچہ ناگزیر ہوگیا تاہم میرے دل میں آپ کا بڑا احترام ہے۔ آپ (مولانا) گورنمنٹ ملازم رہے ہیں۔ میں (ڈی ایس پی) اب بھی ملازم ہوں' ہم پیٹی بند بھائی ہیں۔ میں نے ضمانت کنفرم کرانے کے لئے مشکل پیش کی آپ کی پولیس کاغذات پیش نہیں کرتی۔ کاغذات پیش ہوجائیں تو ضمانت کنفرم ہوجائے۔ اس نے اسی وقت معلوم کیا کہ تفتیشی کون ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک شیعہ اے ایس آئی ہے۔ اسے بلا کر ڈی ایس پی نے ہدایت کی کہ آج عدالت میں کاغذات پیش کرکے مولانا کی ضمانت کنفرم کرادیں۔ بہت اچھا کہہ کر وہ تفتیشی افسر چلا گیا۔

ڈی ایس پی صاحب میری تقریر سن چکے تھے۔ میری سادگی سے بھی متاثر ہوئے' ویسے بھی کوئی اچھے دیندار آدمی تھے۔ باتوں میں کھل گئے' ادھر ادھر کی ایک آدھ بات چیت کے علاوہ اس نے زور سے قہقہہ مارا۔ اور میری طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ کہ مولانا محمد امین صاحب آپ تو ہمارے ہاں بک چکے ہیں۔ یہ سنتے ہی میرا رنگ فق ہوگیا۔ اس نے یہ کیفیت دیکھی تو کہا' ہاں مولانا اس میں پریشانی کی کیا بات ہے۔ واقعی ہم آپ کو خرید چکے ہیں۔ آپ کا سودا ہوگیا ادائیگی ہوگئی ہے۔ آپ ہمارے ہاتھوں بک چکے ہیں۔ اس نے اتنی جلدی میں یہ باتیں اس اعتماد سے کہہ ڈالیں کہ میرا سانس رک گیا۔ سوچوں کہ اے اللہ یہ شخص کیا بک رہا ہے' پاگل تو نہیں یا مجھے ماؤف کرنا چاہتا ہے۔ میں کچھ فیصلہ نہ کرپایا۔ اس کی بات ختم ہوئی تو میں نے پوچھا' اللہ کے بندے میں ایک فقیر درویش آدمی ہوں۔ دین کی خدمت دین سمجھ کر کرتا ہوں' مجھے خرید لیا' میں بک گیا۔ یہ کیا چکر ہے' میں تو اس کا تصور بھی گناہ سمجھتا ہوں۔ تو اس نے کہا مولانا اصل بات یہ ہے کہ جب اسلم قریشی کے اغوا کے ردعمل میں قادیانیوں کے خلاف تحریک چل رہی تھی۔ تو وقوعہ سیالکوٹ کا تھا مگر اس کی نسبت گوجرانوالہ میں تحریک کا زور تھا۔ تمام مکاتب فکر اکٹھے ہوگئے تھے۔ ہمیں تحریک بنتی اور پورے ملک میں پھیلتی ہوئی نظر آئی۔ تو اوپر صوبائی حکومت سے ہدایت آئی کہ اسے روکا جائے۔ صوبائی مرکزی ایجنسیوں کی ہدایات میں اجلاس ہوا کہ یہاں غیر مقلدین اور حنفی مسئلہ نسبتاً" زیادہ ہے۔ اسے ہوا دیں تو تحریک ختم نبوت کا رخ مڑ جائے گا۔ چنانچہ طے ہوا کہ مولانا شمشاد سلفی اور مولانا محمد امین اوکاڑوی کو بلایا جائے اور غیر مقلدین واحناف کے خلاف ان سے تقریریں کرائی جائیں۔ چیلنج' اشتہار غرض یہ کہ اس مسئلہ کو اتنی ہوا دی جائے کہ تحریک ختم نبوت کے لئے اتحاد کمزور پڑجائے اور وہ تحریک کمزور ہوجائے۔

چنانچہ میٹنگ میں ایجنسیوں نے کہہ دیا کہ مولانا سلفی تو شاید؟ لیکن مولانا اوکاڑوی کے متعلق تو تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ رقم لے لیں۔ یا اس کے لئے آمادہ ہو جائیں۔ تو میٹنگ میں طے ہوا کہ ایک دیوبندی اور ایک غیر مقلد تیار کیا جائے۔ ان کو اسی اسی (۸۰ ۸۰) ہزار روپیہ دیا جائے۔ وہ اپنے اپنے طور پر دیوبندی اور غیر مقلد بن کر اخلاص سے مولانا شمشاد و مولانا اوکاڑوی کو بلائیں۔ چنانچہ ہم نے آدمی آپ کے پیچھے لگائے خرچہ ہمارا (گورنمنٹ) کا تھا۔ وہ مخلص خادم بن کر آپ لوگوں کے بستے اٹھاتے رہے۔ آپ کو انھوں نے بلوایا۔ اشتہار چھپوائے' خرچہ کیا' دونوں طرف سے دھواں دھار تقریریں ہوئیں۔ مناظرہ کے چیلنج ہوئے' فضا میں تلخی آئی لیکن تحریک ختم نبوت کے لوگوں نے اس کو سنبھال لیا۔ مگر ہمارے کاغذات میں آپ کا سودا ہو چکا ہے۔ اس پر (مولانا اوکاڑوی) فرماتے ہیں کہ میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ میں تو بس میں' ریل کے تھرڈ کلاس میں' سفر کرکے صرف ٹکٹ کے پیسے لے کر آتا رہا۔ مگر جو داعی تھا وہ اندر سے اس طرح کا عیار نکلا۔ مولانا فرماتے ہیں کہ واقعتہ" وہ آدمی نیا نیا مخلص بن کر ساتھ لگا تھا۔ ورنہ اس سے قبل یا اس کے بعد پھر کبھی قریب نہیں آیا۔ یہ فرما کر حضرت مولانا محمد امین صاحب اوکاڑوی مدظلہ نے فرمایا کہ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ کس طرح قومی دینی تحریکوں کو فرقہ واریت میں الجھا کر حکومتی ایجنسیاں یا قادیانی ناکام کرتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ ہم کو اخلاص سے دین سمجھ کر کام کرتے ہوئے بھی نظر رکھنی چاہیے کہ ہماری اس کاوش سے کوئی غلط کار بے دین' غلط براری کے لئے تو فائدہ نہیں اٹھا رہا۔ اس پر فقیر راقم الحروف نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔

بقیہ از صفحہ ۶

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب' نے شاہ صاحب کے گھر جاکر تعزیت کی۔ ادارہ لولاک حضرت مولانا سید عطاء المحسن شاہ بخاری سے اس صدمہ پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ آمین۔

حضرت حاجی حق نواز صاحب کو صدمات

جمیعت علماء اسلام ملتان کے امیر محترم حاجی حق نواز صاحب کو گذشتہ ماہ سے کئی صدمات سے دوچار ہونا پڑا۔ پہلے صاحبزادی کا وصال ہوا' پھر کچھ عرصہ بعد بہنوئی اللہ کو پیارے ہوگئے' اور اب حضرت حاجی صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ داغ مفارقت دے گئیں۔ یہ عالم فانی ہے' ہر ایک نے جانا ہے۔ متواتر صدمات انسان کو نڈھال کر دیتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت تمام فوت شدگان کی مغفرت فرمائیں اور حضرت حاجی صاحب' ان کے اہل خانہ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے مالا مال فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و ادارہ لولاک دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ آمین

ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ سے قادیانی سرگرمیوں پر قابو پایا جاسکتا ہے

توہین رسالت ﷺ قانون میں تبدیلی سے کفار کو انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین کا اختیار مل جائے گا

ختم نبوت کانفرنسوں سے مختلف علمائے کرام کے خطابات

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ساہیوال :

۱۸ جون بعد نماز عصر تا عشاء جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی نے فرمائی۔ جمعیت علمائے اسلام کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب' جمعیت پنجاب کے امیر مولانا محمد عبداللہ سیکریٹری جنرل پنجاب جمعیت مولانا رشید احمد لدھیانوی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' مجلس احرار اسلام کے سیکریٹری اطلاعات جناب خالد لطیف چیمہ' قاری عبدالهادی نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض عالمی مجلس ساہیوال کے روح رواں حضرت قاری عبدالجبار صاحب نے انجام دیئے کانفرنس میں حاضری مثالی تھی۔ ضلع بھر کی دینی شخصیات نے بطور خاص شرکت فرمائی کانفرنس میں منظور ہونے والی قراردادیں درج ذیل ہیں :

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے زیراہتمام منعقد ہونے والی تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کا یہ اجتماع ملک میں عیسائیوں اور قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ارتدادی سرگرمیوں اور اسلام و ملک دشمن کارروائیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ :

☆ قانون تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی دفعہ ۲۹۵۔سی میں کسی قسم کی کوئی ترمیم نہ کی جائے۔

☆ عیسائیوں اور قادیانیوں سمیت تمام غیر مسلم اقلیتوں کو آئین کا پابند بنایا جائے تاکہ وہ اپنے متعینہ دائرے میں رہ کر کام کریں۔

☆ ربوہ کے تعلیمی اداروں سمیت ۶۴ عیسائی و قادیانی تعلیمی اداروں کی واپسی کا تازہ ترین صوبائی اعلان و فیصلہ فی الفور واپس لیا جائے۔

☆ بشپ جان جوزف کے قتل کے سلسلہ میں ایس۔ایس۔پی ساہیوال کی بنائی گئی تفتیشی ٹیم نے اس قتل کو خودکشی

قرار دیا ہے یہ اجتماع اس تفتیش کو مکمل طور پر مسترد کرنے کا اعلان کرتا ہے۔ اور مطالبہ کرتا ہے کہ رینج کرائمز کے کسی اعلیٰ افسر سے غیر جانبدارانہ انکوائری کرائی جائے۔

☆ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے اور ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

خطبہ جمعہ لاہور :

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام ۱۹ جون جامع مسجد عید گاہ آرائے بازار میں جمعہ کا خطبہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا اللہ وسایا نے دیا۔ بھرپور حاضری تھی گھنٹہ بھر سے زائد وقت تک آپ کے مجاہدانہ بیان سے سامعین نے اپنے ایمانوں کو منور کیا۔

کانفرنس ٹاؤن شپ لاہور :

۱۹ جون بعد از نماز عشاء جامع مسجد قبرستان والی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عبدالرحمن شاہجمالی مناظر اسلام نے کی۔ مہمان خصوصی شیخ التفسیر حضرت مولانا خلیل الرحمن تھے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا پروفیسر ظفر اللہ شفیق' حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ کانفرنس مغرب کے بعد سے شروع ہو کر رات گئے تک جاری رہی۔ کانفرنس میں علاقہ بھر کے لوگوں نے شرکت کی اس علاقہ میں قادیانیوں کی سازشی سرگرمیوں کے توڑ کے لئے مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے مختلف مساجد میں خطاب جمعہ ارشاد فرمائے اور لٹریچر تقسیم کیا۔ کانفرنس بھی اس سلسلہ کی کڑی تھی۔

ختم نبوت کانفرنس داروغہ والا :

۲۰ جون بعد از نماز عشاء داروغہ والا ہند روڈ کی جامع مسجد میں عظیم الشان سیرۃ و ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا سید منور حسین صدیقی نے صدارت فرمائی۔ پروفیسر جناب محمد اسلم صدیقی' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی اور مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں شرکاء نے قادیانیوں کے بائیکاٹ کا اعلان کیا' کانفرنس کے اختتام پر سامعین و شرکاء کی پھلوں سے تواضع کی گئی۔

ختم نبوت کانفرنس اوکاڑہ :

۲۱ جون بعد از نماز عشاء مرکزی گول چوک جامع مسجد اوکاڑہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اوکاڑہ شہر و ضلع بھر کی تمام دینی جماعتوں اور مدارس عربیہ اور مجلس کے رہنماؤں نے بھرپور شرکت سے کانفرنس کو کامیاب بنایا۔ عالمی مجلس کے رہنماؤں مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسمٰعیل' مولانا

عبدالرزاق مجاہد' مجلس علمائے اہل سنت کے سیکریٹری جنرل مولانا عبدالغفور حقانی' سیکریٹری مولانا عبدالکریم ندیم نے خطاب کیا کانفرنس رات کے ۲ بجے تک جاری رہی۔

ختم نبوت کانفرنس گوجرانوالہ :

۲۲ جون بعد از نماز عشاء جامع مسجد عثمانیہ باغبانپورہ گوجرانوالہ میں ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ دیوبندی' اہلحدیث' بریلوی تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں نے شرکت فرمائی۔ کانفرنس رات گئے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ دعا حضرت مولانا عبدالقدوس قارن نے فرمائی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا حافظ گلزار احمد آزاد نے انجام دیئے کانفرنس کے منتظم اعلیٰ مولانا حافظ محمد یوسف عثمانی' مولانا حافظ محمد ثاقب اور حاجی فقیر اللہ اختر تھے۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا عبدالکریم ندیم' مولانا قاری جمیل الرحمن اختر اور دوسرے رہنماؤں نے خطاب کیا کانفرنس مثالی طور پر کامیاب رہی۔

ختم نبوت کانفرنس شیخوپورہ :

۲۳ جون بعد از نماز عشاء جامع مسجد عیدگاہ شیخوپورہ میں عالمی مجلس کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جمعیت علمائے اسلام شیخوپورہ کے امیر اور مجاہد فی سبیل اللہ حضرت مولانا عبداللطیف انور نے صدارت فرمائی۔ سپاہ صحابہؓ کے ممتاز رہنما حضرت مولانا عبدالغفار صاحب' عالمی مجلس کے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا اللہ وسایا' مولانا منور حسین صدیقی' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا عزیز الرحمن اور مجلس علمائے اہل سنت کے رہنما مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا عبدالکریم ندیم اور دوسرے رہنماؤں نے خطاب کیا۔ ضلع بھر سے وفود نے کانفرنس میں شرکت کی۔ جمعیت علمائے اسلام' سپاہ صحابہؓ' عالمی مجلس کے رہنماؤں نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات ایک کر دیئے تھے۔ ان حضرات کی محنتوں کے صدقے کانفرنس مثالی طور پر کامیاب رہی۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور :

۲۴ جون بعد از مغرب جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام پیر طریقت حضرت قبلہ سید انور حسین نفیس الحسینی دامت برکاتہم کی سرپرستی' الحاج بلند اختر نظامی' قبلہ حضرت حافظ قاری محمد یوسف عثمانی کی صدارت میں کانفرنس کا انعقاد پذیر ہوئی۔ لاہور کے ممتاز قانون دان جناب محمد اسمٰعیل قریشی' جناب نذیر احمد غازی' اہلحدیث مکتب فکر کے رہنما جناب ابتسام الٰہی ظہیر' مولانا منور حسین صدیقی' مولانا اللہ وسایا' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا عبدالکریم ندیم نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکریٹری پروفیسر محمد ظفر اللہ شفیق تھے۔ قرار دادیں مولانا محمد اسمٰعیل نے منظور کرائیں۔ تلاوت قاری محمد علی' قاری جہانگیر اور حافظ محمد رمضان مدنی نے کی۔ حضرت

مولانا عزیز الرحمن صاحب مبلغ عالمی مجلس لاہور و شیخوپورہ کانفرنس کے نگران اعلیٰ تھے۔ کانفرنس بھرپور طریقہ سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

دیپال پور بار روم سے خطاب :

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اللہ وسایا نے دیپال پور ضلع اوکاڑہ کے بار روم میں ۲۵ جون بروز جمعرات ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک خطاب فرمایا۔ بار روم میں وکلاء و عہدیداروارکین کی خاص تعداد موجود تھی۔ تحفظ ناموس رسالت ﷺ اور دفعہ ۲۹۵سی پر آپ نے بھرپور دلائل سے روشنی ڈالی بار روم کے صدر و سیکریٹری نے آپ کا خیر مقدم کیا' بیان کے اختتام پر سوال و جواب کی محفل منعقد ہوئی اور شرکاء کی مشروبات سے تواضع کی گئی' شرکائے مجلس میں انگلش لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

احمد آباد میں ختم نبوت کانفرنس :

۲۵ جون بعد از نماز عشاء احمد آباد کی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جمعیت علمائے پاکستان اور ادارہ منہاج القرآن کے رہنما کانفرنس کے میزبان تھے۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا' مجاہد ختم نبوت جناب عباس تمنا ایڈووکیٹ' مولانا عبدالرزاق مجاہد اور دوسرے رہنماؤں نے خطاب کیا۔ کانفرنس میں سرحدی علاقہ کے دیہات سے لوگوں نے وفود کی شکل میں شرکت کی۔ کانفرنس میں حاضری مثالی تھی۔ عظیم الشان روایات کی حامل کانفرنس رات گئے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

خطبہ جمعہ عارف والا :

۲۶ جون جمعہ کا خطبہ جامع مسجد فاروقیہ عارف والا میں مولانا اللہ وسایا نے ارشاد فرمایا۔ حضرت مولانا عبدالوہاب مہتمم جامعہ فاروقیہ اور مولانا محمد صدیق صاحب رشیدی کے حکم پر دوسرے دن بعد از صبح آپ کا بیان جامع مسجد تبلیغی مرکز میں ہوا۔

بہاول نگر بار روم سے خطاب :

۲۷ جون بروز ہفتہ بہاو لنگر کے بار سے عالمی مجلس کے رہنما مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ آپ نے اندرون و بیرون ملک قادیانی و عیسائی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ تقریباً دو صد وکلاء نے شرکت فرمائی اور بھرپور دلچسپی سے پروگرام میں حصہ لیا۔ شرکاء میں انگلش لٹریچر تقریم کیا گیا۔ بار روم کے عہدیداروں نے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے وکلاء کا شکریہ ادا کیا۔

ختم نبوت کانفرنس فیروزہ:

ضلع رحیم یار خان عالمی مجلس کے زیر اہتمام چار روزہ پروگرام منعقد ہوئے۔ پروگرام کے تحت ۲۸ جون بعد از ظہر جامع مسجد مرکزی مدرسہ مدینۃ العلوم فیروزہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مولانا سید حامد علی شاہ صاحب دامت برکاتہم نے صدارت فرمائی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی' مولانا خالد محمود دین پوری' مولانا حقانی' عالمی مجلس کے مرکزی رہنما مولانا خدا بخش' مولانا اللہ وسایا' مولانا حافظ محمد احمد بخش کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس لیاقت پور:

۲۸ جون بعد از نماز عشاء مدرسہ قاسم العلوم لیاقت پور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا حماد اللہ درخواستی' حضرت مولانا عبدالقادر ملکانی' حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی اور مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ مدرسہ قاسم العلوم کے مہتمم نے کانفرنس کی صدارت فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس ظاہر پیر:

۲۹ جون بعد از ظہر جامع مسجد مدرسہ احیاء العلوم ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان میں جمعیت علمائے اسلام ضلع رحیم یار خان کے امیر' استاذ العلماء شیخ التفسیر حضرت مولانا منظور احمد نعمانی کی صدارت میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جامع مسجد کچھا کھچ سامعین سے بھری ہوئی تھی۔ جانشین حضرت دینپوری مولانا خالد محمود دین پوری' مولانا محمد حنیف حقانی' مولانا حافظ محمد احمد بخش مبلغ مجلس رحیم یار خان اور عالمی مجلس کے مرکزی رہنما حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی اور مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس حضرت مولانا منظور احمد نعمانی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ حضرت مولانا منظور احمد نعمانی نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ ظاہر پیر نے تحریک ختم نبوت میں ہمیشہ بھرپور طریقہ سے حصہ ڈالا ہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں خود مولانا منظور احمد نعمانی نے کراچی جاکر آرام باغ سے گرفتاری دی۔ اور ۳ ماہ تک سینٹرل جیل کراچی میں گزارے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں مدرسہ کے تقریباً دس افراد نے گرفتاری دی۔ ۱۹۸۶ء میں اسی علاقہ میں شیزان قادیانی مشروب ساز فیکٹری کی مصنوعات کے بائیکاٹ کی تحریک چلائی گئی۔ ظاہر پیر' سردار گڑھ' رکن پورہ وغیرہ علاقہ میں آج تک شیزان قادیانی کمپنی کا بائیکاٹ جاری ہے۔ مولانا نے سامعین سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ آپ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

ختم نبوت کانفرنس خانپور:

۲۹ جون بعد از عشاء خانپور ضلع رحیم یار خان کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ عبداللہ بن مسعود میں عالمی مجلس کے

زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی‘ مناظر اسلام مولانا خدا بخش‘ مولانا اللہ وسایااور دوسرے رہنماؤں نے ایمان پرور بیانات کئے۔

رحیم یار خان بار روم سے خطاب :

۳۰ جون دوپہر کو بار روم میں رحیم یار خان کے قانون دانوں وکلاء حضرات سے حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب فرمایا بار روم کھچاکھچ حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔ وکلاء وعدلیہ کے اراکین نے شرکت فرمائی‘ حضرت مولانا قاری محمد اکمل صاحب خطیب غلہ منڈی‘ حضرت اقدس قبلہ مولانا قاضی عزیزالرحمن صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے خصوصی دلچپی لی۔ بار روم کے عہدیداروں نے بھرپور کامیاب پروگرام پر شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

ختم نبوت کانفرنس رحیم یار خان :

۳۰ جون بعد از عشاء جامعہ قادریہ کی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا قاضی حفیظ الرحمن نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے۔ مہمانان خصوصی حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی‘ حضرت مولانا خدا بخش‘ مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا عبدالروف ربانی نے ایمان پرور بیانات کئے۔

ختم نبوت کانفرنس بستی لکھن :

یکم جولائی دن کو صادق آباد بستی لکھن کے معروف دینی ادارہ مدرسہ مدینۃ العلوم میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا عبدالقیوم ہالیجوی دامت برکاتہم نے صدارت فرمائی۔ مولانا حقانی‘ حضرت شیخ التفسیر والحدیث مولانا شفیق الرحمن درخواستی‘ حضرت مولانا خدا بخش‘ حضرت مولانا حافظ احمد بخش اور مولانا اللہ وسایا اور مولانا خالد محمود دین پوری کے بیانات ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس صادق آباد :

یکم جولائی بعد از عشاء فیصل اکیڈمی جامع مسجد قبرستان والی صادق آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا محمد ادریس انصاریؒ کے جانشین حضرت میاں سعید احمد نے صدارت فرمائی۔ کانفرنس کے نگران اعلیٰ و منتظم حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب کی دعوت پر تمام شہر کے علماء‘ خطباء‘ وکلاء‘ تجار اور دینی وسیاسی رہنماؤں نے کانفرنس میں شرکت کی۔ مجاہد ملت مولانا عبدالروف ربانی‘ شیخ التفسیر مولانا شفیق الرحمن درخواستی اور مولانا اللہ وسایا کے تفصیلی بیانات ہوئے۔

سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس ربوہ :

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳ جولائی بروز جمعہ صبح دس بجے جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن (ربوہ) صدیق آباد میں سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ سرگودھا مجلس کے امیر قاری عبدالستار رندھاوا نے صدارت فرمائی۔ ملک کے معروف نعت خواہ حافظ محمد شریف مخن آبادی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ جامع مسجد محمدیہ کے خطیب مولانا محمد محبوب صاحب نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیئے۔ کانفرنس کے نگران اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صدیق آباد کے منتظم اعلیٰ خطیب جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب تھے۔ داؤد کے مولانا عبدالواحد مخدوم' حضرت مولانا محمد مغیرہ خطیب احرار' حضرت مولانا احمد چاریاری' عالمی مجلس کے بزرگ رہنما حضرت مولانا خدا بخش' حضرت مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔ ڈاور' مخدومان' احمد نگر کالووال' لالیاں اور دیگر گردونواح سے عوام نے قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے حضرت حافظ محمد یوسف امام مسجد محمدیہ و ڈاکٹر شیر محمد مخدوم نے دوسرے رفقاء سمیت بھرپور حصہ لیا۔

مڈھ رانجھا میں سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس :

۴ جولائی بعد از عشاء جامع مسجد شکرانی مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا میں سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جامع مسجد شکرانی کے خطیب استاذ العلماء حضرت مولانا عطاء اللہ نے صدارت فرمائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا اللہ وسایا نے خطاب فرمایا۔

(نوٹ) مانسہرہ' داتہ' ٹنڈو آدم' کراچی کی کانفرنسوں کی رپورٹ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

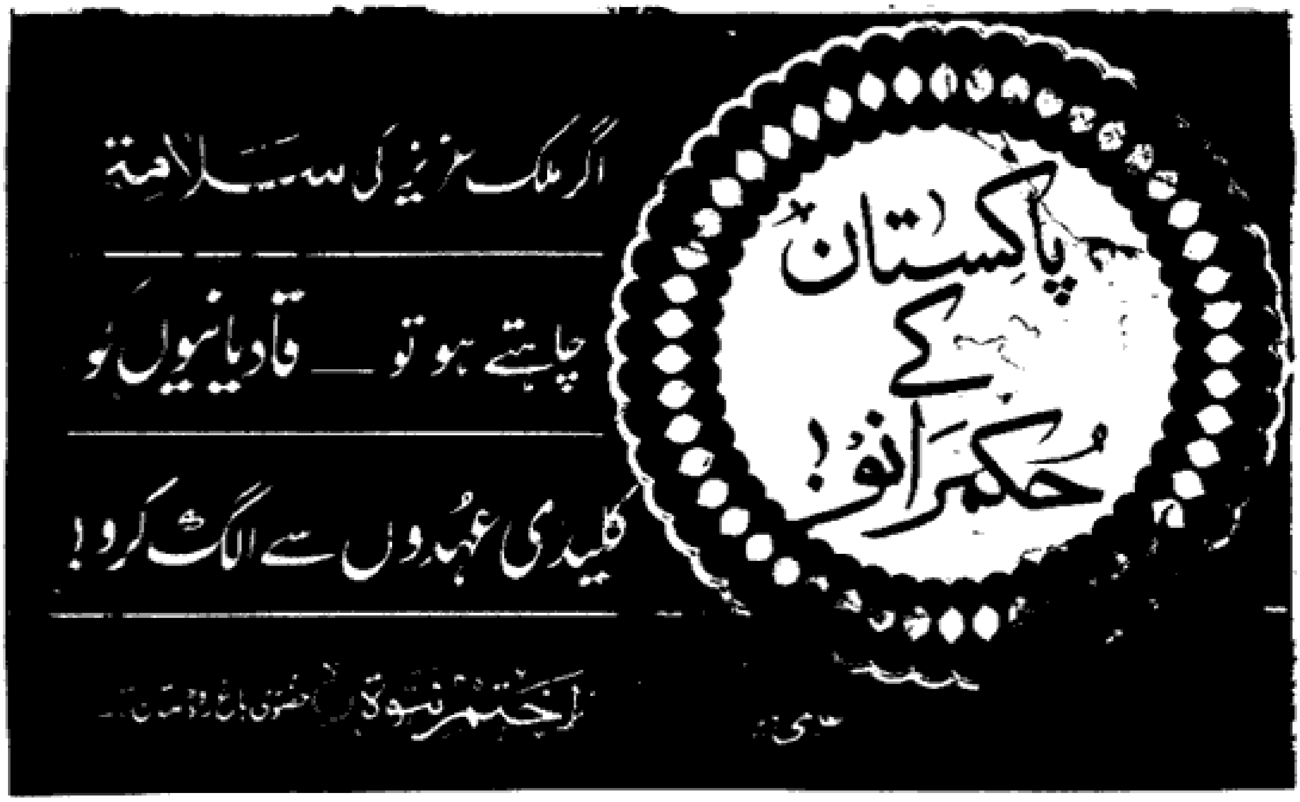

ادارہ

تبصرہ کتب

نام کتاب : اسلام اور مرزائیت
مصنف : مولانا عتیق الرحمٰن آروی ؒ
صفحات : ۵۴
قیمت : ۱۰
ملنے کا پتہ : دفتر مجلس احرار اسلام دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

آج سے کم و پیش نصف صدی قبل دارالعلوم دیوبند کے مبلغ مولانا عتیق الرحمٰن آروی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا تھا۔ اس میں کتاب کے دو کالم کر کے ایک میں اسلامی عقائد اور دوسرے میں قادیانیوں کے کفریہ عقائد کو تقابل کے طور پر پیش کیا گیا ہے جسے پڑھتے ہی ایک نظر میں آدمی سمجھ جاتا ہے کہ قادیانیت اسلام سے کھلی بغاوت ہے۔ مرور زمانہ کے باعث یہ رسالہ ناپید تھا' اچھا ہوا کہ مجلس احرار نے اسے شائع کر کے نئی نسل کے ایمانوں کو جلا بخشنے کا سامان کیا ہے۔ اچھی طباعت و عمدہ کاغذ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ قیمت بہت ہی مناسب ہے۔

نام کتاب : کلمہ حق
مصنف : مولانا انیس الرحمٰن درخواستی ؒ
صفحات : ۱۳۱
ملنے کا پتہ : جامعہ انوار القرآن آدم ٹاؤن نارتھ کراچی

حضرت مولانا انیس الرحمٰن درخواستی رحمۃ اللہ علیہ نوجوان محقق عالم دین تھے۔ قدرت نے آپ کو خوبیوں کا مجموعہ بنایا تھا۔ عالم' فاضل' خطیب' مفتی' و محقق ہونے کے علاوہ بہت عمدہ لکھنے کا ذوق رکھتے تھے۔ نوعمری میں ابتدائی کتب کی تدریس سے شیخ الحدیث کے منصب تک پہنچے۔ خطابت کے میدان میں قدم رکھا تو علاقہ کی آنکھوں کا تارا ہو گئے۔ تصوف کے لئے حضرت قبلہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے تعلق قائم کیا تو یہ برابر بڑھتا ہی چلا گیا۔ ۱۹ ستمبر ۱۹۹۷ء کو کراچی کی مسموم فضا میں دہشت گردی کا شکار ہو کر شہادت عظمیٰ کے منصب پر فائز المرام ہوئے۔ زیر نظر کتاب میں مختلف مسائل پر مصنف مرحوم کے علمی و تحقیقی مقالہ جات کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ جمعہ و اتوار کی تعطیل' ولی کی اجازت کے بغیر عورت کے نکاح کرنے' مسئلہ کفو' ولیمہ' پردہ' تصویر کشی' گانا بجانا' زنا اور اسباب زنا' ان عنوانات پر مشتمل یہ کتاب انتہائی جامع و مستند اور حضرت مصنف مرحوم کا صدقہ جاریہ ہے۔ حضرت مرحوم کے علم و فضل کی خوشبو سے اپنے ایمانوں کو منور کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمایئے۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

نبی آتے رہے آخر میں نبیوں کے امام آئے
وہ دنیا میں خدا کا آخری لے کر پیام آئے

جھکانے آئے بندوں کی جبیں اللہ کے در پر
سکھانے آدمی کو آدمی کا احترام آئے

وہ آئے جب تو عظمت بڑھ گئی دنیا میں انسانوں کی
وہ آئے جب تو انساں کو فرشتوں کے سلام آئے

پر پرواز بخشے اس نے ایسے آدمیت کو
ملائک رہ گئے پیچھے کچھ ایسے بھی مقام آئے

خدا شاہد یہ ان کے فیض صحبت کا نتیجہ تھا
شہنشہ گر پڑے قدموں میں جب ان کے غلام آئے

وہ آئے جب تو دنیا اس طرح سے جگمگا اٹھی
کہ خورشید درخشاں جس طرح بالائے بام آئے

وہ ہیں بے شک بشر لیکن تشہد میں اذانوں میں
جہاں دیکھوں خدا کے نام کے بعد ان کا نام آئے

کیا جب بھی کسی کذاب نے دعوی نبوت کا
تو جھٹ میدان میں ختم نبوت کے غلام آئے

بروز محشر امیں جب نفسا نفسی کا سماں ہوگا
وہاں وہ کام آئیں گے جہاں کوئی نہ کام آئے

سید امین گیلانی

ارباب مدارس توجہ فرمائیں
"وفاق المدارس" کی طرف سے چند ضروری اعلانات و معروضات

"وفاق المدارس العربیہ پاکستان" کی جانب سے بعض ضروری اعلانات برائے ارباب مدارس پیش خدمت ہیں۔ تمام اہل مدارس عمل درآمد فرما کر تعاون فرمائیں۔

۱۔ فارم داخلہ : سالانہ امتحانات ۱۴۱۹ھ کے داخلہ فارم تمام مدارس کو ارسال کئے جارہے ہیں اگر نہ ملیں تو حسب ضرورت طلب فرمائیں' عندالضرورت مزید فوٹو سٹیٹ بھی کروا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم عام فیس کے ساتھ یکم ربیع الثانی سے ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ اور دوگنی فیس کے ساتھ ۳۰ جمادی الاولیٰ تک وصول کئے جائیں گے۔ اس کے بعد کوئی فارم قبول نہیں ہوگا۔ داخلہ فیس اور سالانہ فیس کا الگ الگ ڈرافٹ ہونا ضروری ہے۔ واضح رہے کہ رقم "کراس ڈرافٹ بنام وفاق المدارس" کے علاوہ کسی شکل میں بھی وصول نہیں کی جائے گی۔

۲۔ فیسوں میں اضافہ : موجودہ گرانی اور وفاق کے روز افزوں اخراجات کی وجہ سے فیسوں میں معمولی اضافہ کیا گیا ہے جو درج ذیل ہے۔

(۱) مدارس کی سالانہ فیس : مدارس ابتدائیہ = ۳۰۰ روپے' مدارس تحفیظ القرآن = ۴۰۰ روپے' مدارس تجوید القرآن = ۵۰۰ روپے' مدارس متوسط = ۴۰۰ روپے' مدارس ثانویہ = ۶۰۰ روپے' عالیہ = ۱۲۰۰ روپے' جامعات = ۱۸۰۰ روپے

(۲) طلبہ کی داخلہ فیس : حفظ = ۷۵ روپے' متوسط = ۷۵ روپے' عامہ = ۸۰ روپے' خاصہ = ۸۵ روپے' عالیہ = ۱۰۵ روپے' عالمیہ = ۱۳۵ روپے

(۳) الحاق فیس : مدارس ابتدائیہ (تحفیظ' تجوید' متوسط) = ۷۰۰ روپے' ثانویہ = ۱۰۰۰ روپے' عالیہ = ۱۷۰۰ روپے' جامعات = ۲۲۰۰ روپے تفصیل بالا کے مطابق ادائیگی فرمائی جائے۔

۳۔ متوسط میں انگلش و سائنس کے لازمی مضامین : آئندہ امتحانات شعبان ۱۴۱۹ھ میں درجہ متوسطہ کے لئے انگلش و سائنس کے مضامین لازمی کر دیئے گئے ہیں۔ انگلش کا پرچہ مستقل ہوگا جبکہ جنرل سائنس و ریاضی کا پرچہ مشترکہ ہوگا۔

۴۔ امتحان میں عدم شرکت : وفاق کے تحت ہونے والے امتحانات میں کسی معقول وجہ کے بغیر مسلسل تین سال تک شرکت نہ کرنے والے مدرسہ ر جامعہ کا الحاق ختم کر دیا جائے گا۔

۵۔ تجدید الحاق : تمام مدارس و جامعات کی "تجدید الحاق" کا فیصلہ کیا گیا ہے اس سلسلہ میں تفصیلی خط اور فارم آنجناب کو ارسال کیا جا رہا ہے اس کی جلد تکمیل فرماویں۔ کوئی بات وضاحت طلب ہو تو دفتر سے رابطہ فرمائیں۔

۶۔ ڈائریکٹری مدارس : تمام مدارس و جامعات کی ایک ڈائریکٹری عنقریب شائع کی جارہی ہے اس سلسلہ میں آپ اپنے ادارہ کا نام' پتہ' مہتمم کا نام' فون نمبر' فیکس نمبر' تاریخ الحاق' درجہ الحاق صاف اور واضح لکھ کر جلد دفتر کو روانہ فرماویں

۷۔ صوبائی مجلس عمومی کا اجلاس :

وفاق سے ملحق صوبہ بلوچستان کے تمام مدارس و جامعات کی مجلس عمومی کا اجلاس ۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ' ۲۰ ستمبر ۱۹۹۸ء بروز اتوار مدرسہ تجوید القرآن سرکی روڈ کوئٹہ میں ہو گا۔ جبکہ صوبہ سندھ کے مدارس و جامعات کا اجلاس ۲۲ ستمبر ۱۹۹۸ء بروز منگل ہوگا جس کے مقام کا تعین عنقریب کر دیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت عالی جناب.. زیدہ مجدہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ'

مزاج گرامی

پاکستان سٹیٹ آئل (PSO) ملتان ریجن کے سربراہ (D.M.) جیسے انتہائی اہم اور کلیدی عہدہ پر "طاہر محمود احمد" نامی شخص تعینات ہے۔ جو کہ نہ صرف قادیانی ہے بلکہ اس غیر مسلم جماعت کا سرگرم جنونی مبلغ ہے۔ اپنے عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے کفر' قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ ملتان ریجن میں ملتان ڈویژن کے علاوہ بہاولپور ڈویژن اور چند دیگر اضلاع شامل ہیں۔ ان تمام اضلاع کے آئل ڈیلر کا واسطہ اس شخص سے پڑتا ہے تو یہ انہیں انفرادی طور پر قادیانیت کی دعوت دیتا ہے اپنی ملازمت اور عہدہ کے بل بوتے پر قادیانیت کو پروان چڑھانا اس نے اپنے اوپر فرض کیا ہوا ہے۔ ہر آدمی جو اپنے کام کے سلسلہ میں اس کے پاس آتا ہے تو اپنی ہاں میں ہاں ملائے بغیر کسی کا کام نہیں کرتا۔ اسلامی مملکت کے خزانے سے تنخواہ لے کر قادیانیت کے کفر وارتداد کی تبلیغ بہت بڑا حادثہ ہے۔ اندریں حالات درخواست ہے کہ اس متعصب شخص کے خلاف انکوائری کرائی جائے اور قرار واقعی سزا دی جائے۔ نیز یہ کہ اسے فیلڈ سے ہٹا کر صرف مرکزی دفتر میں رکھا جائے۔ امید ہے کہ ضرور کرم فرمائیں گے۔

والسلام

مولانا اللہ وسایا

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون : 514122

جناب محمد رفیق تارڑ صاحب صدر مملکت پاکستان اسلام آباد

جناب میاں محمد نواز شریف صاحب وزیر اعظم پاکستان اسلام آباد

جناب چوہدری نثار احمد صاحب وفاقی وزیر گیس اینڈ پٹرولیم اسلام آباد

وفاقی سیکرٹری گیس اینڈ پٹرولیم اسلام آباد

جناب راجہ ظفر الحق صاحب وفاقی وزیر مذہبی امور اسلام آباد

جناب کمشنر صاحب ملتان

جناب ڈپٹی کمشنر ملتان

جلد دوم

خطبات ختم نبوت

ترتیب و تبویب محمد اسماعیل شجاع آبادی

جسمیں امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ، امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مشہور اہلحدیث مناظر مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا عبید اللہ انورؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا عبدالشکور دین پوریؒ علامہ محمود احمد رضوی سمیت تمام مکاتب فکر کے چودہ علماء کرام کے پینتیس خطبات شامل ہیں۔

یہ خطبات برصغیر کے مذکورہ بالا نامور علماء کرام نے ختم نبوت کے اجتماعات سے فرمائے جو کا غذات، اخبارات و رسائل اور دینی جرائد کی دبیز تہوں میں چھپے ہوئے تھے۔

جنہیں ایک سال کی عرق ریزی اور محنت شاقہ کے بعد مجموعہ کی صورت میں پیش کیا گیا۔

جسکی تبویب محاذِ ختم نبوت پر بیس سال سے مصروف خدمت مبلغ نے کی۔

جنہیں پڑھ کر آپ محسوس کریں گے کہ لاکھوں کے اجتماعات سے خطاب کرنے والے عظیم خطباء کی زبان مبارک سے آپ خود سماعت فرمارہے ہیں۔

صفحات 400۔ کمپوزنگ کتابت 68 گرام فلاسنگ پیپر چار رنگا خوبصورت سرورق۔ مذکورہ بالا تمام خوبیوں کے باوجود ہدیہ صرف -/150 روپے۔ تاجروں اور جماعتی رفقاء کیلئے خصوصی رعایت۔ آج ہی رابطہ فرمائیں۔

ناشر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون : 514122

مجلس کے تمام دفاتر اور قریبی کتب خانوں سے طلب فرمائیں ۔ مندرجہ ذیل پتوں سے مل سکتی ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد عائشہؓ 5 حسینؓ سٹریٹ مسلم ٹاؤن لاہور
فون : 5862404

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون : 7780337

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادیؐ لانبی بعدی

سترہویں سالانہ ۱۷ ختمِ نبوت کانفرنس

مسلم کالونی (ربوہ) صدیق آباد

۱۵، ۱۶ اکتوبر ۹۸ء مطابق ۲۳، ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ بروز جمعرات، جمعہ

زیرِ صدارت: مخدوم المشائخ، حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ: ـــــ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان

علماء، مشائخ

سیاسی قائدین

دانشور اور وکلاء

خطاب فرمائیں گے

فون نمبرز	ملتان	اسلام آباد	گوجرانوالہ	لاہور	سرگودھا	فیصل آباد	ٹنڈو آدم	کراچی	ربوہ	کوئٹہ
	۵۱۴۱۲۲	۸۲۹۱۸۶	۲۱۵۶۶۳	۵۸۶۲۴۰۴	۷۱۰۴۷۴	۶۳۳۵۲۲	۷۱۶۱۳	۷۸۰۳۳۷	۲۱۲۶۱۱	۸۴۱۹۹۵

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت پاکستان ملتان